REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO.P/GDP3.

جلد ۳۴ — شمارہ ۲۹

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وّ انتم اذلۃ

ہفت روزہ

ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

نائبین :- شکیل احمد طاہر — سید وسیم احمد عجب شیر

شرح چندہ

سالانہ ۳۶ روپے

ششماہی ۱۸ روپے

ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے

فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۲۹ شوال ۱۴۰۵ھ — ۱۸ وفاء ۱۳۶۴ ہش — ۱۸ جولائی ۱۹۸۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان۔ ۱۵ وفا (جولائی)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران لندن سے ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"حضور پر نور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر و عافیت ہیں اور مہمات دینیہ کے سر کرنے میں دن رات ہمہ تن مصروف ہیں"۔ الحمد للہ۔

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ اپنے محبوب آقا کے لئے دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اور مقاصدِ عالیہ میں ہمیشہ فائز المرامی عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

قادیان۔ ۱۸ وفا (جولائی)۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان بفضلہٖ تعالیٰ و جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ ثم الحمد للہ۔

● ۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے مطابق مقامی طور پر مورخہ ۶/۵/۸۵ تا ۱۲/۵/۸۵ ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کی جائے گی۔

قسط دوم (آخری)

جماعتِ احمدیہ برطانیہ کے ۲۰ ویں جلسہ سالانہ سے

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا

معرکہ آراء اختتامی خطاب

مورخہ ۲۰ شہادت (اپریل) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "اسلام آباد" لندن میں منعقدہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کے ۲۰ ویں روحانی اجتماع سے جو بصیرت افروز اور معرکہ آراء خطاب فرمایا اس کی دوسری اور آخری قسط کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

اب

سوال یہ پیدا ہوتا ہے

کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے پہلے یہ واقعہ گزر چکا تھا۔ کیا واقعۃً قوم قرآن کو مہجور کی طرح چھوڑ چکی تھی۔ اگر چھوڑ چکی تھی تو اس سارے دعوٰی کی بنیاد ہی ہاتھ سے نکل جاتی ہے کہ قرآن موجود ہے اور بغیر تبدیلی کے موجود ہے۔ اب کسی کی کیا ضرورت ہے؟ سنئے نواب صدیق حسن خان جن کا زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملتا ہے، فرماتے ہیں :-

"اب اسلام کا صرف نام، قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہیں (کیسی حسرت ہے) علماء اس اُمت کے بدتر اُن کے ہیں جو نیچے آسمان کے ہیں۔ انہیں سے فتنے نکلتے ہیں انہیں کے اندر پھر کر جاتے ہیں"۔ (اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۲)

اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد بھی اقرار کر رہے ہیں اور بعینہٖ انہیں لفظوں میں اقرار کر رہے ہیں کہتے ہیں :-

"سچی بات یہ ہے کہ ہم میں سے قرآن مجید بالکل اٹھ چکا ہے۔ فرضی طور پر ہم قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں مگر واللہ دل سے اسے معمولی اور بہت معمولی اور بے کار کتاب جانتے ہیں"۔ (ابھی بھی کسی کی ضرورت نہیں)

(اخبار اہلحدیث ۱۴ جون ۱۹۱۲ء)

اور مولانا ابو الکلام آزاد۔ آپ لکھتے ہیں مسلمانوں کا ذکر کر کے، آج کل کے مسلمانوں کا ذکر کر کے جن میں قرآن کریم موجود تھا اس دعوے کے مطابق ہر قسم کی تبدیلی کے بغیر موجود تھا اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ لفظاً بالکل درست ہے۔ لیکن جہاں تک ضرورت کا تعلق ہے جہاں تک قرآن سے فیضیابی کا تعلق ہے اُن کا یہ دعوٰی بالکل جھوٹا اور بے بنیاد ہے۔ چنانچہ سنئے مولانا ابو الکلام آزاد نے اُمتِ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا یہ کہنا چاہیئے کہ اس اُمت کو کس حال میں دیکھا جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف منسوب ہونے کا دعوٰی کرتی تھی۔ وہ کہتے ہیں :-

"ان میں سے کوئی نحوست (بہت سی نحوستیں بیان کر چکے ہیں پہلے) اور بلا کی ایسی نہیں ہے جو مسلمانوں پر نہ چھا چکی ہو اور کوئی گمراہی نہیں جو اپنے کامل سے کامل اور شدید سے شدید درجے تک اس اُمت میں بھی نہ پھیل چکی ہو"۔

یہ مجلس احرار کے گورو ہیں یہ بھی نہ بھولئے۔ کانگرس نے جب مجلس احرار پیدا کی ہے تو اصل واسطہ یہ تھے بیچ میں۔ مولانا ابو الکلام آزاد کہتے ہیں :-

"اہلِ کتاب نے گمراہی کے جتنے قدم اٹھائے تھے گن گن کر مسلمانوں نے بھی وہ سب اٹھائے حتی کہ لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمُوْہُ کا وقت بھی گزر چکا ہے"۔

یعنی وہ وقت بھی گزر چکا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہونا تھا۔ کہ اگر تم سے پہلے یہود اور اہل کتاب گوہ کے سوراخ اور بل میں داخل ہوتے تھے تو تم بھی ضرور اس بل میں داخل ہو گے، اتنا تم پیروی کرو گے کہتے ہیں وہ تو گزر چکا۔ وہ حالات کر گئے۔ پھر فرماتے ہیں :-

"ہماری جانیں اور ہماری روحیں اس صادق و مصدوق پر قربان (یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر) کہ واقعی اور سچ مچ مسلمانوں مشرکوں سے

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید سارجنٹ مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

مالک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ملحق ہو گئے اور دینِ توحید کا دعویٰ کرنے والوں نے بُت پرستی کی ساری ادائیں اور چالیں اختیار کر لیں۔ اور جس لات اور عُزّیٰ کی پوجا سے دُنیا کو نجات دلائی گئی تھی اُسی کی پوجا پھر سے شروع ہو گئی۔
(تذکرہ صفحہ ۲۷۵ مولانا ابوالکلام آزاد)

کتاب تو موجود ہے، یہ کیا گزر گئی بپتا؟

یہ کیا قیامت ٹوٹ پڑی؟

کہ جس لات اور عُزّیٰ سے نجات دلائی گئی تھی پھر اُسی کی پرستش شروع ہو گئی وہ تمام ناپاکیاں وہ تمام لعنتیں جن کا ذکر کرتے ہیں مولانا آزاد کہتے ہیں آج اُمت میں پوری طرح بدرجۂ کمال رائج ہو چکی ہیں۔ کیا کمی ہے؟ خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے کی کمی ہے۔ آسمانی مُزکّی کی کمی ہے۔ اُس مُصلح کی کمی ہے جس کی پُشت پر خُدا کھڑا ہوتا ہے جسے اپنے حُکم سے بھیجتا ہے۔ اپنے نور سے بصیرت عطا فرماتا ہے۔ قوت بخشتا ہے۔ نصرت دیتا ہے اور یہ طاقت عطا کرتا ہے کہ وہ بگڑی ہوئی قوم کے حالات کو بدلنا شروع کر دے۔

اور ایک اور مُفکّرِ اسلام یعنی اِن کے نزدیک جو مُفکّرِ اسلام ہیں علامہ اقبال ہیں۔ انہوں نے اُمتِ محمّدیّہ کو دیکھا تو اُمتِ محمّدیہ جاتا ہے، مگر دُکھ بڑا ہوتا ہے یہ کہتے ہوئے۔ کیونکہ اچھی چیز تو اچھے کی طرف منسوب کرتے ہوئے مزا آتا ہے۔ جب بُری بات ہو رہی ہو تو بالکل دل نہیں چاہتا۔ غالباً اِسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے جب بگڑے ہوئے عُلماء کا ذکر فرمایا تو کہا عُلَمَاءُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ۔ اُن لوگوں کے علماء میرے نہیں ہیں۔ جہاں اپنے علماء کی بات کی وہاں فرمایا عُلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ۔ پس اِس مضمون کے تابع مجھے بڑی تکلیف پہنچتی ہے جب یہ کہتا ہوں کہ اُمتِ محمّدیّہ کا یہ حال ہے۔ اِس لئے یہ کہنا پڑتا ہے کہ آج کل کے مُسلمانوں کا یہ منسوب تو ہیں، زبانت داری سے منسوب ہوتے ہوں گے۔ خواہش بھی ہوتی ہو گی۔ لیکن بدقسمتی ہے کہ فیض نہ پا سکے۔ علامہ اقبال لکھتے ہیں ؎

شور ہے ہو گئے دُنیا سے مُسلماں نابود

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ کہتے ہیں شور ہے۔ کیا سچ ہے یہ شور؟ فرماتے ہیں ؎

ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مُسلم موجود

ایسے مفقود ہو چکے ہیں گویا کبھی تھے ہی نہیں۔ مفکرِ اسلام فرما رہے ہیں۔ کیا ہو تم پوچھتے ہو؟ ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مُسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مُسلمان بھی ہو

اب کیا کریں گے؟ قرآن کی بات نہیں مانی، حدیث کی بات نہیں مانی۔ اِس مفکرِ اسلام کی تو ماننی پڑے گی۔ اور مولانا مودودی عظیم مرتبہ حاصل ہے ان کو موجودہ حکومت میں۔ آپ تو فوت ہو چکے ہیں مگر مودودیت تو اسی طرح چل رہی ہے۔ اور بڑی نوازشیں ہیں حکومت کی اُن پر۔ فرماتے ہیں:-

”خُدا کی شریعت میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی بناء پر اہلحدیث، حنفی، دیوبندی، بریلوی، شیعہ اور سُنّی وغیرہ الگ الگ اُمتیں بن سکیں۔ یہ اُمتیں جہالت کی پیدا کی ہوئی ہیں (خطبات طبع چہارم)

اور عجیب بات یہ ہے کہ جس پر یہ کہتے ہیں امر واقعہ کے طور پر اس کو خود تسلیم نہیں کرتے۔ یہ کہنا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا، دو طرح سے کہا جا سکتا ہے۔

اوّل یہ کہ وہ ضرورت ہی کبھی پیدا نہیں ہو گی جس کے پیشِ نظر انبیاء آیا کرتے ہیں۔ اور یہی دعویٰ انہوں نے کیا ہے اور یہ بات میں نے غلط ثابت کر دی قرآن شریف سے اور خود اُن کے مُسلّمات سے۔

دوسرا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ضرورت تو پیدا ہو گی مگر خُدا نہیں بھیجے گا۔

اِس سے بڑا افتراء نہیں ہو سکتا

خدا تعالیٰ پر اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ آپ رحمتوں کے لئے روک بن کر آئے تھے نعوذ باللہ من ذٰلک؟ آپ تو لعنتوں کے لئے روک بن کر آئے تھے۔ لعنتوں کے دروازے بند کرنے آئے تھے۔ اور رحمتوں کے دروازے جاری کرنے آئے تھے۔ اِن کا تصور یہ کہتا ہے کہ لعنتوں کے دروازے جاری رہیں بیشک جتنے مرضی۔ دجال تیس کیا تیس ہزار بھی آجائیں تو شوق بسم اللہ شوق سے آتے چلے جائیں۔ اِن خدا کا بھیجا ہوا نہ آئے۔ اُسے ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ مصلحِ ربانی سے تکلیف پہنچتی ہے۔ اُس کا کیا کام ہے بگڑے ہوؤں کی آکر اصلاح کرے؟ ضرورت ہے کہ نہیں؟ سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر ضرورت ہے اور نہیں آئے گا تو اِس سے بڑا الزام اُمتِ محمّدیّہ پر نہیں لگایا جا سکتا۔

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی آواز میں ضرورت کا حال سُنئے اب۔ فرماتے ہیں:-

”اکثر لوگ اقامتِ دین کی تحریک کے لئے کسی ایسے مردِ کامل کو ڈھونڈتے ہیں جو اُن میں سے ایک ایک کے تصورِ کمال کا مجسمہ ہو۔ دوسرے الفاظ میں یہ لوگ دراصل نبی کے طالب ہیں۔ اگرچہ زبان سے ختمِ نبوت کا اقرار کرتے ہیں۔ اور کوئی اجرائے نبوت کا نام بھی لے تو اُس کی زبان گُدّی سے کھینچنے کے لئے تیار ہو جائیں“

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ع

دل ہمارے ساتھ ہیں گو مُنہ کریں بک بک ہزار

خُدا کی قسم دل ہمارے ساتھ ہیں۔ زبانِ تکرار سے کہہ رہا ہے۔ تقاضہ کر رہا ہے۔ خود وہ لوگ جو ہماری زبانیں گُدّی سے کھینچنے پر ہر وقت آمادہ رہتے ہیں اُن کے دل پکار رہے ہیں کہ نبی سے کم کوئی ہماری کوئی اصلاح نہیں کر سکتا۔ ایسے مفاسد تو کبھی دنیا میں دیکھے نہیں گئے جیسے آج دیکھے گئے ہیں۔ پہلے زمانوں میں تو یہ ہوا کرتا تھا

قرآن کریم کی تاریخ کے مطابق

کہ ادنیٰ سی کمزوری آئی اور خُدا نے نبی بھیج دیا۔ ماپ تول کے معیار بگڑے تو خُدا نے نبی بھیج دیا۔ ہم جنسوں کے تعلقات خراب ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے نبی بھیج دیا۔ اموال میں غلط تصرفات ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے نبی بھیج دیا۔ تول دینے کے اور ہوئے اور لینے کے اور تو خُدا نے نبی بھیج دیا۔ ہر چھوٹی سی چھوٹی بیماری پر خدا کے نبی آتے رہے۔ اور وہی اصلاح کرتے رہے۔ باوجود اس کے کہ اس سے پہلے کتابیں موجود تھیں۔ پھر یہ کیا بگڑی؟ یہ کیا واقعات ہو گئے؟ کہ آج زمانے میں ہر وہ بیماری موجود ہے جس بیماری کا کوئی انسان تصور کر سکتا ہے۔ اس پر تو وہی ایک انگلستان کے صاحبِ دانش کا قول مجھے یاد آ رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ:-

”آج جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں وہ ساری باتیں ترک کر دو۔ جس بیماری کو لواطت یا ہم جنس سے تعلقات کہا جاتا ہے اگر صرف اسی کو دیکھا جائے تو اگر آج خدا کی طرف سے کوئی نہ آیا تو قیامت کے دن سدوم کی بستی جہاں حضرت لوط آئے تھے وہ خدا کا گریبان پکڑے گی کہ اے خدا! ہم سے لاکھوں گنا زیادہ یہی بدمعاشی دُنیا میں ہوئی اور تو نے کسی کو نہیں بھیجا۔ اور اُن کو ہلاک نہیں کیا۔ ہمیں کیوں ہلاک کر دیا؟“

اُسی جُرم کے نتیجہ میں؟ ایک جُرم، ہزاروں لاکھوں جُرم نئے نئے ایجاد ہونے لگے۔ ظلم اور سفاکی کی نئی نئی راہیں نئی نئی ترکیبیں دُنیا میں ایجاد کی گئیں اور جاری کی گئیں۔ اور ابھی یہ کہتے ہیں کہ کسی آنے والے کی ضرورت نہیں۔ ہاں دجال آئیں تو شوق بسم اللہ۔ اللہ کا نبی نہیں۔ وہ ہم برداشت نہیں کر سکتے۔

امام مہدی کا کس شدت سے انتظار کرتے ہیں

اگر کتاب مکمل ہے

توامام مہدی کی پھر کیا ضرورت ہے۔ اس بے چارے نے کیا کرنے آنا ہے؟ اگر مکمل کتاب کے بعد ضرورت کوئی نہیں رہتی کسی مُصلح کی توامام مہدی کا جھگڑا ہی پھر خدا کیوں چلائے گا کہتے ہیں:۔

اگر ان میں سے کسی بزرگ کو چند لمحوں کے لئے قوم کی حالت زار پر کبھی توجہ بھی ہوتی تھی تو یہ کہہ کر خود بیٹھتے اور معتقدین کے دلوں کو تسکین دیتے تھے کہ اب ہماری اور تمہاری کوششوں سے کیا ہو سکتا ہے؟ مدت سے حال خراب ہے کوئی نئی بات نہیں ہے اب تو قیامت قریب ہے اور مسلمانوں کی تباہی لازمی ہے۔ سارے کاموں کو امام مہدی کے نکلنے کے انتظار میں ملتوی کر دینا چاہیئے۔ (تذکرہ طبع دوم صفحہ ۱)

شیعوں کے ایک مبصر لکھتے ہیں کہ:۔

"اگر کسی وقت میں نوع انسان معلّم روحانی کی محتاج تھی تو اب بھی ہے الاّ یہ کہہ دیا جائے کہ کبھی انسان محتاج پیغمبر و امام و معلم روحانی و ہادی رکھتے ہیں سوائے اس کے کہ یہ کہو کہ کبھی کبھی انسان کو کسی خدا کے بھیجے ہوئے کی ضرورت نہیں رہتی) اگر کبھی بھی تھی تو آج بھی ہے اور بعثت معلمین الٰہی معاذ اللہ فضول اور لغو ہے اگر یہ کہہ دو تو پھر بے شک چھٹکارا حاصل کر لو۔ ورنہ جو اوّل ضرورت کو تسلیم کرتا ہے وہ اب بھی کر چکا جو پہلے انبیاء و اولیاء و آئمہ کو مانتا ہے وہ اب بھی مانے گا اور وجود امام کو تسلیم کرے گا وجود امام آخرالزمان کا منکر تمام انبیاء و اولیاء کا منکر ہے اور یہی قول پیغمبر سے ثابت ہے۔" (صلی اللہ علیہ وسلم) (العصر الاسوی صفحہ ۲۰۰)

لیکن یہ ایک مفکر اسلام کے بغیر تو یہ بات نہیں مانیں گے۔ اب ہمیں مفکر اسلام کا حوالہ تلاش کرنا پڑے گا۔ اس کے لئے کافی محنت کرنی پڑے گی۔ اقبال نامہ حصہ اوّل خط بنام سراج الدین صاحب پال صفحہ ۴۲ پر

مفکر اسلام کا یہ قول

درج ہے:۔

"کاش کہ مولانا نظامی کی دعا اس زمانے میں قبول ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر تشریف لائیں اور ہندی مسلمانوں پر اپنا دین بے نقاب کریں (یعنی محمد مصطفیٰ کے آئے بغیر اصلاح ممکن ہی نہیں ہے) وہ اور دین تھا جو وہ لے کر آئے تھے۔ یہ اور دین ہے جس دین کے تصور میں یہ لوگ بس رہے ہیں۔ اب تو آپ ہی تشریف لائیں تو پھر ہی ممکن ہے کہ سچے دین کا دنیا کو پتہ لگے۔"

مفکر اسلام نے آخر کبھی تو کوئی سچی بات کرنی تھی نا۔ کر دی ہے سچی بات کیونکہ اس لئے سچی بات کہی ہے کہ قرآن کریم میں بعینہ یہی بات درج ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

وہی خدا ہے جس نے محمد مصطفیٰ کو امیین میں سے ایک مرتبہ مبعوث فرمایا بعث فی الامیین رسولاً۔ انہیں میں سے اور پھر کیا کیا؟ اس نے آیات کی تلاوت کی۔ اس نے تزکیہ نفس کیا۔ اس نے علم و حکمت کے جام ان کو پلائے۔ حالانکہ اس سے پہلے یہ کھلی کھلی گمراہی میں تھے اور آخرین میں بھی اس کی ضرورت ہوگی کوئی دور نہیں ہے جب یہ تعلیم اور اس کی حکمتیں ان کے ہاتھ سے جاتی رہیں گی تو پھر کوئی نہیں بتائے گا۔ یہی محمد یعنی اس کا غلام کامل ہے جو اس میں جذب ہو کر اس سے پاکر آگے اس فیض کو جاری کرے اس کے سوا اب کوئی نہیں آسکتا۔ وآخرین منهم لما يلحقوا بهم کچھ منتظر ہیں بعد میں آنے والے آج تک جن کی ملاقات نہیں ہو سکی وهو العزيز الحكيم وہ غالب ہے اس بات پر کہ دور کے زمانوں کو پہلے زمانوں سے ملا دے اور کس کو دے گا؟ کیسے دے گا؟ کیوں دے گا؟ فرمایا ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء تمہاری کوئی بحث کام نہیں آئے گی جہاں سے چاہوں گا جس کو چاہوں گا دوں گا۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم جس کو چاہتا ہے خدا اپنا فضل دیتا ہے۔ تم کون ہوتے ہو خدا کے فضل تقسیم کرنے والے۔ اَهُمْ يقسمون رحمة ربك یہ وہی مضمون ہے جو یہاں دہرایا گیا ہے اور نبوت کے ساتھ اس کا تعلق ہے

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بعثت ثانیہ

کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ علماء یہ کہہ کر دامن بچانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہاں تو جن آخرین کا ذکر ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے آخرین ہیں وہ لوگ جو ابھی حضور اکرم سے ملے نہیں تھے یا صحابہ سے نہیں ملے تھے کچھ پھر آنا تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آنا تھا۔ اس مضمون کو اس تعبیر کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم خود رد فرما چکے ہیں اور بخاری کی حدیث ہے یہ جس سے زیادہ قوی حدیث ہمارے اپنے ایمان اور یقین کے مطابق ممکن نہیں۔ روایت میں آتا ہے کہ جب یہ آیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے تلاوت فرمائیں تو صحابہ کی مجلس میں سے ایک نے سوال کیا مَنْ هٰؤُلَاءِ اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں جو اتنے خوش نصیب ہیں گویا کہ جن میں آپ کی بعثت ثانیہ ہو رہی ہے۔ پہلی بات جو معلوم ہوئی رسول اکرم کے جواب سے وہ یہ تھی کہ وہ آخرین اس زمانے کے آخرین لازماً نہیں۔ بلکہ بہت دور کے آخرین ہیں۔ "تاریکی کے زمانے کے آخرین ہیں" "جہالت کے زمانے کے آخرین ہیں" "امیین میں سے ہیں" گویا۔ ایک وہ حالت ہوگی جیسے عرب کی پہلے حالت ہو چکی تھی۔ اسی حالت میں بعثت ثانیہ مقدر ہے جس حالت میں بعثت اولیٰ مقدر تھی۔ وآخرین منهم یعنی محمد مصطفیٰ دوبارہ آئیں گے وہ بھی ان جیسے ہی ہوں گے ان جیسے ہو چکے ہوں گے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے جواب دیا حضرت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

لو كان الايمان بالثريا لناله رجال من هؤلاء۔

"خدا ہماری تمام تدبیروں کا شہتیر ہے" (کشتی نوح)

پیشکش:۔ گلوب ربڑ مینوفیکچررس نمبر ۲ راجندر سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: ۲۷۰۴۴۱
تار: GLOBE XPORT

اور ایک روایت میں ہے

لوکان الایمان بالثریا لنالہ رجل من ھٰؤلآء

کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا تو تو یہ سلمان فارسی میں سے ان لوگوں میں سے ہوں گے کچھ جو اسے دوبارہ کھینچ کر لے آئیں گے۔ یعنی یہ آخرین منھم کون ہیں؟ اس زمانے کی پیداوار ہیں جب ایمان ثریا پر جا چکا ہوگا تو کیا نعوذ باللہ من ذالک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے میں ایسا ہو سکتا تھا؟ آپؐ تو فرماتے ہیں اگلی تین نسلیں روشنی کی نسلیں ہوں گی۔ میرا نور ایسا نور نہیں جو اچانک نظروں سے غائب ہو جائے۔ دنیا کا سورج بھی تو اچانک غائب نہیں ہوا کرتا۔ اس کے ڈوبنے کے بعد شفق رہتی ہے لیکن

میں اس شان کا آفتاب ہوں

کہ میرے جانے کے بعد تین صدیوں تک وہ شفق باقی رہے گی اور تم اس نور کو دیکھتے رہو گے۔ پھر اندھیرے کا زمانہ آئے گا۔ اس وقت بھی کوئی نہیں آئے گا۔ یہاں تک کہ وہ رات گہری ہو جائے گی اور یوں محسوس ہوگا کہ گویا ایمان دنیا سے اٹھ چکا ہے۔ ہجور ہو گئی ہے دنیا کلیتہً۔ نور ایمان ہو جاتا رہا۔ یہ حضرت رسول اکرمؐ کے زمانے کے آخرین کیسے ہو گئے؟ یہ تو زمانہ بہت دور کے آخریت ہیں اس زمانے کے آخرین ہیں جس زمانے کے متعلق مفکر اسلام لکھ رہا ہے۔

"کاش کہ مولانا نظامی کی دعا اس زمانے میں مقبول ہو جاۓ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھر تشریف لائیں اور ہندی مسلمانوں پر اپنا دین بے نقاب کریں۔"

وہ صلوٰۃ کروانے کے لئے تم سے جو تم کر رہے ہو نعوذ باللہ من ذالک۔ پروفیسر میکنزی اپنی کتاب "انٹروڈکشن ٹو سوشیالوجی" کے آخری دو پیراگراف میں ایک بات لکھتے ہیں۔ بڑی دلچسپ بات ہے کہتے ہیں:-

"کامل انسانوں کے بغیر سوسائٹی معراج کمال تک نہیں پہنچ سکتی اور اس غرض کے لئے محض عرفان اور حقیقت آگاہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ ہیجان اور تحریک کی قوت بھی ضروری ہے ہمیں معلم بھی چاہئیں اور پیغمبر بھی۔ غالباً ہمیں ایک نئے مسیح کی ضرورت ہے۔ اس پیغمبر کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس ہنگام و فرار میں وعظ و تبلیغ کرے۔"

یہ تو غیر مسلم ہے۔ یہ تو مفکر اسلام نہیں ہے۔ اس کو میں نے کیوں چن لیا ابھی بتاتا ہوں۔ علامہ اقبال اپنے خط محررہ ۴ / ۱۷ / جنوری ۱۹۲۱ء بنام ڈاکٹر نکلسن میں لکھتے ہیں:-

"پروفیسر میکنزی کی کتاب "انٹروڈکشن ٹو سوشیالوجی" کے یہ دو آخری پیراگراف کس قدر صحیح ہیں۔"

کہتے ہیں HOW TRUE HE کتنی سچی بات کر گئے ڈاکٹر میکنزی اس زمانے میں

ہمیں پیغمبر کی ضرورت ہے

اور پیغمبر ہی کی نہیں ایک مسیح کی ضرورت ہے۔ مفکر اسلام اس کی بھی نا امید کرتا ہے اور کس حسرت سے کہتا ہے کیا عمدہ بات کر گیا ہے۔

گویا کاش یہ میں نے کہی ہوتی۔

اب سنئے ایک اور قصہ ان کا۔ عجیب دلچسپ کتابچہ لکھا ہے انہوں نے کہتے ہیں کہ

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو اسے مسلمانوں نے بے دریغ کاذب اور مرتد گردانا ہے اور پوری امت نے کبھی کسی ایسے شخص کو ساتھ بحث و تحقیق کو ضروری نہیں سمجھا اور نہ ہی گوارا کیا۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ حضرت مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔"

اور پھر فرماتے ہیں:-

"گزشتہ چودہ سو سال کے درمیان خاتم النبیین کی تمام دنیا میں مسلّم تشریح و تفسیر یہ رہی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی تھے اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

یہ تو پہلے میں پڑھ چکا ہوں۔ آگے جو نتیجہ نکال رہے ہیں وہ اس کا اس سے تعلق ہے

"اسی غیر متزلزل عقیدے کی بنیاد پر وہ ہر ایسے آدمی کے خلاف صف آراء رہے ہے جس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ زمانہ بعد میں اسلام کی پوری تاریخ کے دوران امت مسلمہ نے ایسے کسی آدمی کو کبھی معاف نہیں کیا جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو۔"

چونکہ یہ واقعہ گزرا ہے اس سے ثابت ہوا کہ کوئی نبی نہیں آ سکتا اس سے ثابت ہوا کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔ اس میں بھی عجیب تلبیس اور ہیر پھیر سے کام لیا گیا ہے۔ تاریخ جہاں سے شروع کرنی چاہیے تھی وہاں سے نہیں کی بلکہ تاریخ کا بڑا حصہ چھپا لیا گیا ہے اور تھوڑا سا حصہ پیش کیا گیا ہے۔ دعویٰ یہ یوں نہیں بنتا۔ دعویٰ یہ بنتا ہے کہ جب سے دنیا بنی ہے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا زمانہ تک

دنیا کا یہ دستور رہا ہے

کہ ہر دعویدار نبوت کی مخالفت کرتی ہے اور کم از کم سچے دعویداران نبوت کی تو ضرور مخالفت کرتی۔ یہ دعویٰ درست ہے آدم سے شروع ہوتا ہے۔ اگر یہ دعویٰ ہم کر سکتے ہیں اور قرآن بعینہٖ یہ دعویٰ ہمیں بتاتا ہے۔ حسرتیں بیان کر کے بتاتا ہے۔ کہتا ہے بنی آدم کے اوپر حسرت ہے انسانوں پر کبھی بھی کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس کے ساتھ انہوں نے حسن سلوک کیا ہو۔ ہمیشہ اس کو رد کرتے ہیں۔ اس پر ظلم کرتے ہیں۔ اس پر ٹھٹھا اور مذاق کرتے ہیں۔ یا حسرۃً علی العباد۔ اپنے بندوں پر خدا بندوں پر خالق حسرت کر رہا ہے تو یہ تو ایک قاعدہ کلیہ ہے جو ہمیشہ سے جاری ہے۔ اس قاعدے کو تسلیم کرنے کے بعد کیا تم ہر نبی کا انکار کر دو گے۔ اس لئے کہ اس کی مخالفت کی گئی تھی اس سے وہ نتیجہ کس طرح نکل گیا جو تم نتیجہ نکال رہے ہو۔ امت موسوی میں کیا یہ واقعہ نہیں ہوا اور قرآن کریم کی وہ آیات میں پہلے پڑھ چکا ہوں کہ ہر نبی جو موسیٰ کے بعد آیا ان میں سے ہر ایک مخالفت کی گئی پھر جھوٹوں کی بھی کی گئی ہو گی لیکن اللہ اس کو نظر انداز فرما دیتا ہے اس نتیجہ کوئی معنی نہیں۔ خدا کے نزدیک تو جیسے اس بات کے ہیں کہ حسرت ہے

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
SK. GHULAM HADI & BROTHERS
(READY MADE GARMENTS DEALERS
CHANDAN BAZAR BHADRAK Dt: BALASORE (ORISSA)
پیشکش:-

کہ سچوں کی مخالفت ضرور ہوتی ہے۔ پس وہ جو مطلب تم حاصل کرنا چاہتے ہو وہ تو اس سے حاصل نہ ہوا۔ اب میں اس مضمون کو آپ کو سمجھاتا ہوں کہ قرآن کریم کس رویے کے متعلق ہدایت فرماتا ہے کہ جب تم کسی دعویدار نبوت کی بات سنو تو کیا رویہ اختیار کرو۔ اگر قرآن کے دعوے کے مطابق رویہ ہوگا تو ہم اس کو تسلیم کریں گے اگر مخالف رویہ ہوگا تو ہم اس کو تسلیم نہیں کریں گے۔ قرآن کریم حضرت موسیٰ کے زمانے کا ایک واقعہ بیان فرماتا ہے۔ فرماتا ہے جب حضرت موسیٰ نے دعویٰ کیا اور مخالفتیں ہوئیں تو قوم کے بڑے لوگ یہ منصوبے بنا رہے تھے کہ موسیٰ کو قتل کر دیا جائے۔ اس وقت ان ہی کی قوم سے ایک آدمی جو اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا اس نے کہا کہ ایسا نہ کرو ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم کہ دعویدار نبوت ہی تو ہے تمہیں کیا پتہ سچا ہے کہ جھوٹا ہے ایک بات تمہیں میں بتا دیتا ہوں کہ اگر جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ بہرحال تم پر نہیں پڑے گا اس کا جھوٹ اس پر پڑے گا کیونکہ جھوٹے کو تو خدا ہی زیادہ جانتا ہے وہی اہل ہے اس بات کا کہ جان سکے کہ جو میں نے نہیں کہا وہ کوئی میری طرف منسوب کر رہا ہے یا نہیں کر رہا ہے؟ تو فرمایا مضمون وہی ہے کہ ماں سے زیادہ چاہے پھپھا کٹنی کہلائے۔ تم خدا سے زیادہ غیرت دکھا رہے ہو۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس کے جھوٹ کی وجہ سے تم نہیں پکڑے جاؤ گے۔ پھر مصیبت کیا پڑی ہے ہاں ایک خطرہ ضرور ہے ان یک صادقا اگر وہ سچا نکلا۔ اسلام کہتا ہے تو پھر تو مارے گئے یصبکم بعض الذی یعدکم پھر تو جتنے وعید کرتا ہے وہ تمہیں پہنچ ہی جائیں گے۔ پھر تم بچ کے نکل نہیں سکتے۔ یہ ہے دعویداران نبوت کے متعلق وہ ردّعمل جو قرآن کریم درست قرار دیتا ہے اور اگر اس کو درست قرار نہ دیتا تو رد فرما دیتا۔ یہ تو ایک عام آدمی کی بات تھی کسی نبی کی بات نہیں تھی جو محفوظ کی جاتی یہ کسی صاحب جرأت، صاحب ایمان کی بات بھی نہیں تھی۔ کمزور آدمی خدا فرماتا ہے ایمان چھپاتا پھرتا ہے لیکن بات ایسی پیاری کر گیا، بات ایسی سچی کر گیا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لئے خدا نے اُٹھا رکھی وہ بات اور جب آنحضور کے اوپر قرآن نازل فرمایا تو ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ

ایک بہت پیاری بات

ہوئی تھی میں تجھے بھی بتا دیتا ہوں۔ یہ ہے جو تیرے دعوے کے مقابل پر ان لوگوں کو کرنا چاہئے جیسی کل یہ بات سچی تھی ویسی آج بھی سچی ہے تو قرآن کا طرزِ عمل تو یہ ہے لیکن قرآن کے کس کس طرزِ عمل کے متعلق ہم تمہیں بتائیں تم تو ہر طرزِ عمل سے غافل ہو چکے ہو۔

اسی دعویٰ میں، جو کیا گیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں ایک بات ایسی بھی کہہ دی گئی ہے جو ان کو پتہ ہوتا تو کبھی بھی نہ پھر وہ بات کہتے۔ بے وقوفی میں ایسی بات کر گئے ہیں کہ سوچا ہی نہیں اس کا مطلب کیا نکلے گا۔ دعویٰ یہ کیا ہے کہ اُمّت محمدیہ نے ہر جھوٹے سے ایک سلوک کیا ہے اور اس سلوک میں تم کوئی تبدیلی نہیں دیکھو گے اور اس سلوک میں یہ بات شامل ہے کہ اس سے نہ کبھی مباحثہ کیا، نہ مناظرہ کیا، نہ بحث وتمحیص کی اور جھوٹا کہہ کر ایک طرف چھوڑ دیا گیا اور اس کی مخالفت شروع کر دی گئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تم نے یہ سلوک نہیں کیا، جھوٹوں والا سلوک نہیں کیا تم نے۔ مناظرے بھی کئے، مباحثے بھی کئے، مباہلے بھی کئے۔ وہ ساری باتیں کیں جو نوحؑ سے آپ کے منکرین کیا کرتے تھے اکثرت جدالنا کی، آواز آیا کرتی تھی۔ اے لڑنے جھگڑنے والے! اے دلیلیں پیش کرنے والے! خدا کے نبی کہلانے والے! تو نے حد ہی کر دی ہے باتوں کی۔ اب بس کر ہم نے خوب مقابلے کئے خوب بحثیں کیں۔ تو تم تو وہ سلوک کر رہے ہو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سے اپنے اقرار کے مطابق جو ہمیشہ سچے نبیوں سے ہوتا چلا آیا ہے اور تمہارے سلوک کی دلیے قیمت بھی کیا ہے۔ خدا بھی وہی سلوک کر رہا ہے جو ہمیشہ سچے نبیوں سے ہوتا چلا آیا ہے۔

اب سنئے حضرت امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ عظیم الشان عالم دین جو چوٹی کے فلسفہ دان ہیں اسلام کے، جنہیں مفکر اسلام کے نام کے ساتھ قرطاس ابیض میں یاد کیا جاتا ہے وہ اس مضمون میں کیا فرماتے ہیں کہ لوگ کیوں مخالفت کیا کرتے ہیں۔ کیا مخالفت جھوٹا ہونے کی دلیل ہے کیا تعجب ہے فرماتے ہیں۔

نحن لا ننکر ان کثیرا من الکذابین قام فی الوجود وظھرت لہ شوکۃ ولکن لم یتم لہ امرہ ولم تطل مدتہ بل سلط علیہ رسلہ واتباعھم فمحقوا اثرہ وقطعوا دابرہ واستاصلوا شافتہ ھذہ سنتہ فی عبادہ منذ قامت الدنیا والی ان یرث الارض ومن علیھا

جو بات میں نے بیان کی وہی بات یہ بیان کرتے ہیں اس تاریخ کو

مخالفتِ انبیاء کی تاریخ

کو محمد رسول اللہ صلعم سے شروع نہیں کرتے بلکہ فرماتے ہیں کہ جب سے دُنیا بنی ہے یہی تاریخ جاری ہے اور پھر اس تاریخ کی روشنی میں سچے اور جھوٹے میں فرق کیسے کیا جا سکتا ہے وہ مضمون بھی بیان فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

(ترجمہ) ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ بہت سے کذاب اور جھوٹے مدعی پیدا ہوئے ہیں اس میں کوئی شک نہیں اور ان کی ابتداءً شوکت بھی ظاہر ہوئی یہ ایک ایسا عمدہ حکمت کا کلام ہے کہ جس پر پھر کر میں روشنی ڈالوں گا پھر آگے چلوں گا۔ واقعی مفکر اسلام ہیں، واقعی بہت عظیم مقام رکھتے ہیں اس سے کوئی انکار نہیں۔ چار میں سے تین کو تو میں منظور کر چکا ہوں اور یہ بھی منظور نہیں کیا اسے پر حکمت کی بناء پر۔ میں جانتا ہوں کہ بہت بڑے بڑے چوٹی کے بزرگ اسلام میں گزرے ہیں۔ غلطیاں اُن سے ہوئی ہیں۔ ساری باتیں تو درست نہیں کہہ گئے لیکن مفکر ضرور تھے بڑی ذہانت فطانت کے ساتھ مطالعہ کرتے تھے مسائل کا اور بڑے بڑے عجیب عجیب حکمت کے موتی نکال کر لاتے تھے۔ یہ جو فرمایا ان کی ابتداءً شوکت بھی ظاہر ہوئی اس میں جھوٹے نبیوں کی ایک علامت ظاہر کی گئی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے اور تاریخِ اسلام بھی اس بات کی گواہ ہے کہ کبھی کسی مدعی نبوت نے بغیر کسی قومی یا وقتی سہارے کے دعویٰ نہیں کیا۔ مسیلمہ کذاب جس کا نام بہت چبا چبا کر یہ لیتے ہیں مسیلمہ کذاب کے ساتھ بھی ایک قوم تھی اور ہر جھوٹا دعویدار جو ہوا ہے اس کا آغاز تائید سے ہوا ہے نہ کہ مخالفت سے۔ ایک شوکت کے ساتھ اس نے کام شروع کیا ہوا ہے۔ ایک جتھہ اس کے ساتھ ہوا کرتا تھا۔ ایک بھی ایسا واقعہ نہیں ہوا کہ کوئی جھوٹا دعویدار ہو اور اس کی یہ کیفیت ہو کہ پہلے تو ساری قوم میں ہر دلعزیز ہو اس سے اُمیدیں بھی باندھی جا رہی ہوں، وہ ہر دلعزیز ہو اور اچانک دعویٰ کرکے تمام دُنیا کا مغضوب بن گیا ہو اور اس کا آغاز شوکت کی بجائے ذلّت اور دُنیا کی رسوائی سے ہوا ہو

کتنا عظیم الشان فرق ہے؟

کتنا باریک فرق ہے! عظیم الشان ہونے کے باوجود جس کی طرف حضرت امام ابن قیم کی نظر گئی ہے اور چھوٹے سے فقرے میں یہ حکمت کا موتی لٹا دیا ہے فرماتے ہیں:-

(ترجمہ) ابتداءً شوکت بھی ظاہر ہوئی لیکن وہ اپنے مقصد کو پا نہ سکے اور نہ ہی اُن کی مدت لمبی ہوئی بلکہ اللہ تعالیٰ نے کے رسولوں

اور اُن کے اتباع نے بہت جلد ان کی بیخ کنی کر کے اُن کو بے نام ونشان کر دیا اور ان کی گردن توڑ دی۔ ابتداءِ دُنیا سے اللہ تعالےٰ کی اپنے بندوں میں یہی سنت رہی اور تا قیامت رہے گی۔

اب ابن قیم کی بات بھی کا نو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تم نے کیا سلوک کیا۔ حضرت ابن قیم تو کہتے ہیں کبھی مدت تیئیس سال نہیں ہوتی اور تم کہتے ہو سو سال گزر چکے ہیں اور ہر مخالفت کے باوجود بڑھتے ہی چلے جا رہے ہو۔ کچھ پیش نہیں جاتی۔ ہر مخالفت کی ناکامی اور رسوائی کا تم خود اپنے مونہوں سے اور اپنے قلموں سے اقرار کرتے چلے جا رہے ہو اور ہر مخالفت کے بعد تمہیں یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ پہلے سے بڑھ گئے ہیں کم ہونے کی بجائے اور جانتے ہو کہ کوئی بھی حیثیت نہیں تھی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا ہے۔ تو سب چھوڑ گئے تھے اور بڑے فخر سے تم نے اسی مقالے میں لکھا ہے کہ اپنے بھی چھوڑ گئے تھے بیٹے بھی نہیں ایمان لائے قریبی رشتہ دار بھی سب متنفر ہو گئے تھے۔ یہ ہے نبوت کی شان امام ابن قیم سے پوچھو اگر کچھ پتہ نہیں اگر قرآن کا مفہوم براہ راست نہیں سمجھتے قرآن آئمہ سے سیکھو جن کو تم منکرِ اسلام سمجھتے ہو۔ کتنا نمایاں کتنا بیّن فرق ہے؟ جھوٹی نبوت کا آغاز ظاہری ابتدائی شوکت سے ہوتا ہے جھوٹی نبوت کا ایک چمک نظر آتی ہے۔ ایک ولولہ ایک دبدبہ نظر آتا ہے اور دیکھتے دیکھتے خدا اس شان کو ملیا میٹ کر دیتا ہے۔ اور سچے نبی کی شان؟ (آغاز) اتنی دردناک حالت سے ہوتا ہے کہ اپنے عزیز اقرباء بھی سارے اسے چھوڑ دیتے ہیں کوئی بھی بظاہر دُنیا میں اس کا نہیں رہتا اور تمام دُنیا اس کو مٹانے کی کوشش کرتی ہے اور پھر بھی خدا نہیں مٹنے دیتا اور خدا کی تقدیر ہر بار غالب آتی ہے کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ میں نے فرض کر لیا ہے اپنی ذات پر کہ لازماً میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔

اور جہاں تک مخالفت کا تعلق ہے کیا امام مہدی کی مخالفت نہیں ہو گی؟ کیا مسیح کی مخالفت نہیں ہو گی؟ یعنی سچے امام مہدی کی

جس کے تم بھی منتظر ہو

سچے مسیح کی جس کا تم بھی انتظار کر رہے ہو اور اگر مخالفت پیمانہ ہے اُس کے جھوٹ کا تو پھر ہمارے درمیان کبھی کوئی سچا نہیں آئے گا کیونکہ تمہارے اپنے بڑے یہ پیشگوئیاں کر چکے ہیں۔ اقتراب الساعۃ میں صدیق حسن صاحب فرماتے ہیں:—

"یہی حال مہدی علیہ السلام کا ہو گا اگر وہ آ گئے دیکھا ہے بے چارے انہوں نے نہیں لکھا لیکن حال بے چارے والا لکھا ہے) اگر وہ آ گئے ہمارے مقلد بھائی اُن کے جانی دشمن بن جائیں گے (یہ مقلد بھائی ہیں ہمارے جو آج ہمارے پیچھے پڑے ہوئے ہیں کیسی اچھی پیشگوئی تھی؟ کیسی سچی بات کہی تھی؟ کیونکہ تاریخ انبیاء پر نظر تھی) ان کے قتل کی فکر میں ہوں گے کہیں گے یہ شخص ہمارے دین کو بگاڑتا ہے"۔ (اقتراب الساعۃ صفحہ ۲۲۴)

یہ تو خیر آجکل کے زمانے کے ہیں یعنی صرف سو سال کی بات ہے حضرت شیخ محی الدین ابن عربی جو کل عالم اسلام میں ایک مستند ہستی ہیں کیا فرماتے ہیں:—

اِذَا خَرَجَ ھٰذَا الْاِمَامُ الْمَھْدِیُّ فَلَیْسَ لَہٗ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ اِلَّا الْفُقَھَاءُ خَاصَّۃً (فتوحات مکیہ جلد دوم صفحہ ۲۴۲)

کہ جب امام مہدی پیدا ہوں گے تو ان کا کھلا کھلا دشمن ان علماء و فقہاء کے سوا اور کوئی نہیں ہو گا۔ باقی تو دبے دبے چھپے چھپے ہوں گے۔ کھلی کھلی دشمنی کی زینت صرف علماء اور فقہاء کو ملے گی۔ اُس وقت آپ کیا کہیں گے۔ اُس وقت بھی یہی کہیں گے کہ جب سے آنحضرت نبی ہے۔ جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے اس وقت سے آج تک ہم وہی سلوک کرتے آئے ہیں دعویداران سے جو تم کر رہے ہو۔ وہ بھی جھوٹے تھے تم بھی جھوٹے ہو کیونکہ یہی سلوک ہم تم سے کر رہے ہیں تو کیا فرق ہو گیا؟ اوّل تو آ چکا جس نے آنا تھا اور کوئی نہیں آنے والا تھا لیکن اگر سچا آ گیا تو میں تم کو بتاتا ہوں کہ

تم پھر بھی محروم رہ جاؤ گے

احمدی ہی ہوں گے جو اس کو بھی مانیں گے کیونکہ ان کو ماننے کی عادت پڑ چکی ہے۔

پھر نواب صدیق حسن خان صاحب فرماتے ہیں کہ جب امام مہدی تشریف لائیں گے تو کیا ہو گا؟

"علماء وقت جو تقلید فقہاء اور اقتدار مشائخ اور اپنے آباء کی عادت اختیار کر چکے ہوں گے کہیں گے کہ یہ شخص ہمارے دین وملت کو برباد کرنے والا ہے"۔

(قادیانیت نئے فتوے صفحہ QADIANIAT A THREAT TO ISLAM)

کہیں گے۔ جو عنوان باندھا گیا ہے تو طلوعِ بعض کا۔ کیسی اچھی پیشگوئی تھی جو پوری ہوئی۔ کہیں گے ملت کے لئے نقصان دہ ہے، خطرہ ہے بڑا سخت) اور اس کی مخالفت کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں گے اور اپنی عادت کے مطابق اس کی تذلیل وتکفیر کریں گے"۔

اگر ان کی بات نہیں مانتے تو سنئے حضرت مجدد الفِ ثانی کی بات کا کیسے انکار کریں گے؟ بہت عظیم الشان مقام ہے ان کا۔ یہ علماء تو جوتیاں بھی اُٹھائیں اگر اور اُن کو کوئی اجازت دے دے تو فخر سمجھیں گے خود تسلیم کرتے ہیں کہ بہت بڑا مقام ہے آپ فرماتے ہیں اُردو ترجمہ پڑھ کر سنا دیتا ہوں:—

"عجب نہیں کہ علماء ظاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مجتہدات سے اُن کے ماخذ کمال دقیق اور پوشیدہ ہونے کے باعث انکار کر جائیں اور اُن کو کتاب وسنت کے مخالف جانیں"۔

یہ حوالہ بہت اہم ہے اور میں نے شکر کیا جب مجھے دستیاب ہوا کیونکہ مہدی کی مخالفت کا تو ذکر ملتا ہے۔ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کا ذکر نہیں ملتا عموماً کیونکہ علماء یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ آسمان سے اُترے گا دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھا ہو گا دو زرد چادریں پہنی ہوں گی۔ اس کا انکار کون کر سکتا ہے اور پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ جب وہ آ کر امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھے گا تو اس کا انکار کا بھی بظاہر مسئلہ حل ہو گیا لیکن یہ تو جاہلوں کی باتیں ہیں حضرت مجدد الفِ ثانی کی نظر دقیق تھی عارف باللہ تھے اور عارفین باللہ میں بھی ان کا بہت بڑا مقام تھا۔ کیسی عظیم بات کر گئے ہیں اس وقت جبکہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ آنے والے مسیح کی بھی مخالفت ہو سکتی ہے۔ فرماتے ہیں:—

"یہ کور باطن لوگ ہیں یہ وہ آسمانی نکات نہیں سمجھ سکیں گے۔ اور یہ کہیں گے کہ یہ مسیح کتاب وسنت کا مخالف ہے"۔

اب عبارات کے کچھ اور ایچ پیچ ہیں جن سے آپ کو گزرنا ہو گا مجھے افسوس ہے کہ ہے تو یہ بڑا بور مضمون اس لحاظ سے کیونکہ عبارات کے پیچ سننے پڑتے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے یہ بھی پتہ نہیں چلتا بغیر غور کے کہ کہنا چاہتے کیا ہیں۔

ایک ملمع سازی ہے صرف

کچھ بھی نہیں اور جب آپ غور سے پڑھیں تدبر سے اور ان کے مضمون میں ڈوبنے کی کوشش کریں تب سمجھ آتی ہے کہ آخر کہنا کیا چاہتے ہیں فرماتے ہیں:—

اس مختصر سی بحث میں یہ بات آئینے کی طرح صاف اور واضح ہو جاتی ہے کہ ختم نبوت پر ہمارا عقیدہ جزو ایمان ہے جو محض کسی مافوق الفطرت اہمیت کا حامل معاشرتی نوعیت ہی نہیں ہے بلکہ اس کے اپنے معاشرتی مضمرات بھی ہیں اور انہی مضمرات کی بدولت اس نے ایک اسلامی تہذیب کی تشکیل میں بہت مدد کی تھی — مطلب یہ ہے کہ یہ محض دعویٰ ہی نہیں ہے ختم نبوت والے ہم جو کچھ کہنا چاہتے ہیں ایک وجہ یہ ہے کہ خاتم النبیین کا جو عقیدہ ہے (خاتم النبیین کا عقیدہ نہیں خاتم النبیین کی یہ تشریح جو ہم کرتے ہیں یہ کہنا چاہتے ہیں) یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ اسلامی تہذیب کو ایک بے مثال نعمت عطا ہو گئی ساری عالم میں۔ ایک تہذیب رونما ہوئی۔ ایک منفرد تہذیب رونما ہوئی جس تشریح کے ساتھ اتنی بڑی نعمت وابستہ ہے اسے ہم کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ یہ دلیل دی جا رہی ہے اور پھر فرماتے ہیں کہ :-

”یہ اسلام کی بنیادوں میں سے ایک بنیاد ہے“۔

بنیاد اگر نکال لی گئی پھر تو عمارت منہدم ہو جائے گی۔ پھر فرماتے ہیں :-

”اور اسے ہمیشہ ایمان کا غیر متنازعہ جزو تسلیم کیا جاتا رہا ہے اور یہ ایک ایسی پائیدار بنیاد ہے جس کے اوپر اسلام کی صرف نظریاتی عمارت ہی استوار نہیں اس کی تہذیبی تعمیر بھی استادہ ہے“۔ پھر کہتے ہیں :-

”اس نظریہ نے مختلف ادوار مختلف نسلوں اور مختلف رنگ و روپ کے افراد کو ایک لڑی میں پرو کر ایک امت بنا دیا“۔

خاتم النبیین کے اس عقیدے کی تشریح نے کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس نے بنایا تھا ایک امت

”اس نے انسان کی ذہنی استفسارات کو مہمیز لگائی ہے اور اس طرح واضح طور پر ایک منفرد تہذیبی تعمیر کے لئے بنیادیں قائم کی ہیں“۔

پتہ نہیں سمجھے ہیں آپ لوگ کہ کس طرح تعمیر ہوئیں؟ اس عقیدے سے کہ کوئی نبی نہیں آ سکتا اور اگر اس کے بغیر کوئی منفرد تہذیبی بنیادیں تعمیر نہیں ہو سکیں تو

ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی

پہلے کیا کرتے رہے آپ کے جتنے بھی ایک لاکھ نبی تھے ان میں سے ایک بھی خاتم النبیین نہیں تھا ان کی تہذیبیں کس طرح استوار ہوئی تھیں؟ کون سی بنیادیں ان کو میسر آئیں۔ کس طرح ان کی قوموں کو وحدت نصیب ہوئی تھیں؟ کیا سارا کھیل تماشہ ہی ہوتا رہا ہے اس سے پہلے پہلی دفعہ خدا تعالیٰ کو یہ راز سمجھ آیا کہ کس طرح وحدت نصیب ہوا کرتی ہے اور کس طرح تہذیبی بنیادیں میسر آیا کرتی ہیں۔ اب سنئے کچھ اور تبصرے اس صورت حال پر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں یہ ایمان بغیر کسی اختلاف کے رہا ہے، آج بھی ہے اور سب سے زیادہ ہمیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خاتم النبیین ہیں لیکن وہ تشریح جس پر تم زور دے رہے ہو وہ تو میں ثابت کر چکا ہوں کہ ایک نئی تشریح ہے تمہاری بنائی ہوئی تشریح جو آجکل تشریح میں آئی ہے یا پرانے زمانوں میں کبھی آئی تھی۔ حضرت یوسف کے زمانے میں آئی تھی یا ان لوگوں میں آئی تھی جن کا سورۃ مومن میں ذکر ملتا ہے اور صلحاء امت جو بڑے بڑے بزرگ اور عالم اور صاحب عرفان تھے وہ اس کا یہ ترجمہ نہیں کیا کرتے تھے۔

اور اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ اس بات کا عندیہ رکھتے کہ اگر کوئی ہماری بات کا انکار کرے گا تو ہم یہ کہیں گے دیکھو خاتم النبیین کا منکر ہو گیا ہے۔ ایسا دعویٰ کرتے ہیں جو سراسر غلط، خواہ کتنا ہی اچھا ہے عقیدہ ختم نبوت ایمان کی بنیادوں میں نہیں رہا کبھی بھی۔ کیونکہ ایمان کی بنیادیں بتانے والے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تھے — یہ آجکل کے علماء ہیں؟ جن پر قرآن نازل ہوا، جن کو اسلام عطا ہوا کیا ان کو علم نہیں تھا کہ ایک ایسی بنیاد بھی ہے جس کا میں ذکر نہیں کر رہا ہوں اور دیکھئے رہ گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

عن ابن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس (اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے) شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وحج البیت وصوم رمضان — ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا

اسلام کی بنیاد

پانچ باتوں پر ہے اوّل یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کا رسول ہے۔ دوسرے نماز قائم کرنا۔ تیسرے زکوٰۃ دینا۔ چوتھے بیت اللہ کا حج کرنا۔ پانچویں روزے رکھنا اور بات ختم ہو گئی۔ یہ پانچ بنیادیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھیں اور یہ چھٹی بنیاد اب دریافت کی ہے انہوں نے جن کو نعوذ باللہ من ذالک حضور اکرمؐ کو کوئی علم نہیں دیا گیا تھا ایمان کی بنیادوں میں نہ کہیں وہاں بھی تلاش کر لیتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد حضرت عمر بن خطاب ہم تک پہنچاتے ہیں۔

”قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعاد رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فالصق رکبتہ ثم قال یا محمد ما الایمان قال ان تؤمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ“ اور بات ختم ہو گئی۔ ترمذی میں یہ حدیث درج ہے۔ حضرت عمر ابن خطاب بیان فرماتے ہیں کہ ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے اور بالوں کا رنگ سیاہ تھا۔ وہ مسافر نہ تھا اور ہم میں سے کوئی پہچانتا تھا وہ آیا اور آنحضرت کے گھٹنے کے ساتھ اپنے گھٹنے ملا کر قریب بیٹھ گیا اور عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

ایمان کسے کہتے ہیں

آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے یوم آخرت کو مانے اور خیر اور شر کی تقدیر اور اس کے صحیح صحیح اندازے پر یقین رکھے کہیں ختم نبوت کا ذکر ایمان میں نہیں کیا گیا اور یہ حدیث غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ یہاں تو پورے الفاظ درج نہیں جو احادیث میں میں نے پڑھا ہے خود اور اس وقت وہ حوالہ مجھے نہیں میسر آیا لیکن وہ مل جائے گا بڑا قطعی حوالہ ہے کہ بات آگے چلی اس کے بعد راوی بیان کرتے ہیں یہ کہہ کر اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور کچھ باتیں پوچھیں اور کہا کہ ہاں یا رسول اللہ! بالکل درست ہیں کہتے ہیں ہمیں تعجب ہوا کہ وہ پوچھنے آیا تھا یا امتحان لینے اور یہ کہہ کر سیدھا اٹھ کر باہر چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے ہمارا تعجب کیا تھا لیکن یہ مفہوم مضمر ہے اس میں کیونکہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک آدمی دوڑایا کہ دوڑ کر جا کر دیکھو وہ آدمی کہاں ہے کہتے ہیں وہ پیچھے نکلا سارے علاقہ کو دیکھا کہیں نہیں ملا واپس آ کر اس نے بتایا تو اس پر رسول اللہ صلعم نے مسکرا کر فرمایا کہ وہ جبرائیل تھا میرا علم کسے لئے نہیں تمہاری تعلیم کے لئے آیا تھا۔ یہ جو فرمایا کہ سچ کہا اس کو پتہ تھا کہ مجھے علم ہے یہ تمہیں بتانے کیلئے تمہیں سکھانے کے لئے آیا تھا اور دہرایا اس لئے کہ کہیں کسی کے دل میں کوئی وہم نہ آ جائے نعوذ باللہ من ذالک کوئی کمزور ایمان انسان یہ نہ کہہ دے کہ یہ جبرائیل بنا دیا ہے تو آیا کر تلاش کر کے آؤ دیکھو کہاں ہے؟ اگر انسان ہے تو تمہیں مل جائے گا تو یہاں بھی ایمان کی بنیادوں میں ختم نبوت کا ذکر نہیں اس کے باوجود جماعت احمدیہ کا کامل ایمان ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ ہمارا کامل ایمان اور کامل یقین ہے ختم نبوت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور جو اس کا انکار کرے ہم اس کو مسلمان نہیں سمجھتے اس لئے نہیں کہ یہ بنیادوں میں سے ہے اس لئے کہ ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ قرآن کریم کا ایک ایک حرف ایک ایک شوشہ اتنی عظمت رکھتا ہے کہ ایک نقطے کا بھی تم انکار کرو گے تو دائرہ اسلام سے باہر چلے جاؤ گے۔ یہ وعدہ ہے جس کی وجہ سے ہم ایمان رکھتے ہیں۔

اب ایک اور سوال یہ اٹھتا ہے کہ آیت خاتم النبیین تو سنہ ۵ ھ میں نازل ہوئی ہے اور آغاز نبوت کا زمانہ پہلے گزر چکا تھا کیا اس سے پہلے امت محمدیہ امت واحدہ نہیں تھی کیا اس سے پہلے کوئی تہذیب و ثقافت کی بنیادیں نہیں باندھی گئی تھیں اور سنہ ۵ ھ کے بعد وہ کونسے واقعات رونما ہوئے جن میں امت واحدہ بنائی گئی اور تہذیب و تمدن کی بنیادیں قائم کی گئیں۔ کیا لغو بے معنی دعویٰ ہے اس کا کوئی دور سے بھی تعلق نہیں اور پھر تمہاری تہذیب پر وہ نبی کیا قیامت کیوں اٹھی؟ جو لوگ تمہارے نزدیک اسلامی تہذیب کے بنیادی عقیدے سے منحرف ہو گئے جس پر اسلامی تہذیب و تمدن کی بنیاد تھی ان لوگوں کے متعلق جو تم کہتے ہو کہ بنیادیں چھوڑ گئے تمہارے منکر اسلام، یہ کیفیت ہے کہ اگر اسلامی سیرت کا حقیقی نمونہ کسی نے دیکھنا ہو تو قادیان جا کر جماعت احمدیہ کو دیکھے۔ عجیب تقسیم ہے کہ جو تمہارے دعوے کے مطابق بنیادوں پر قائم ہیں ان سے تہذیب

کلیتہً چھین لی گئی۔ اور وہ نہ ایک رہے نہ اسلامی تہذیب و تمدن کے اقدار پر جاری رہنے اور جن سے تم کہتے ہو کہ بنیادوں کا دُور کا بھی تعلق نہیں رہا تمہارے مفکر اسلام کہتے ہیں کہ تہذیب تو انہی کے پاس پہنچی ہوئی ہے۔ اسلامی تہذیب و تمدن خالصۃً تہذیب و تمدن کا نظارہ کرنا ہو تو قادیان جاؤ اور کہیں تمہیں نہیں ملے گی اور پھر یہ دعویٰ بھی سارا فرضی کوئی بھی حقیقت نہیں اور پھر یہ دعویٰ بھی سارا فرضی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ تلبیس ملمع کاری کوئی سمجھ دار آدمی پوچھے تو سہی کہ کیا ہو رہا ہے دنیا میں گرد و پیش دیکھو تو سہی۔ ہم دہریہ نعوذ باللہ من ذالک منکر ختم نبوت اور وہ ان بنیادوں پر قائم ہیں ان میں ہر ملک کی تہذیب الگ ہے اگر تہذیب سے مراد ظاہری تمدن ہے تو لباس الگ ہے طرز بود و باش الگ ہے۔ شادی بیاہ کے طریق الگ ہیں پردہ کرنے کا طریق الگ ہے تمام آداب اور خصائل زندگی مختلف ہیں۔ انڈونیشیا کا مسلمان اور طرح بس رہا ہے افریقہ کا مسلمان اور طرح بس رہا ہے چیکوسلواکیہ اور فن لینڈ اور ہنگری کا مسلمان اور طرح بس رہا ہے انڈیا کی تہذیب اور ہے اور ہندوستان کے جنوبی مسلمانوں کی تہذیب بالکل اور ہے بنگلہ دیش نے جب تم سے علیحدگی اختیار کی تو ایک یہ بھی دعویٰ کیا کہ مذہب ایک ہوگا پر تہذیب ایک نہیں۔ تم تو کہتے ہیں ہم ایک ہی جیسا عقیدہ رکھتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں مگر تمہاری تہذیب اور ہماری تہذیب اور تمہارا تمدن اور ہمارا تمدن اور ہے تو ذرا سی عقل کے ساتھ نظر دوڑائیں تو ہر جگہ الگ الگ تہذیبیں ہیں اور پھر اگر مذہبی اقدار مذہبی تصورات اور مذہبی خصائل کا نام تہذیب ہے تو اس میں بھی زمین و آسمان کا فرق ہے ہر جگہ عقائد میں اختلاف ہر جگہ عقائد میں عمل درآمد میں اختلاف نماز پڑھتے ہیں اختلاف ہاتھ چھوڑ کر کہیں پڑھ رہے ہیں کہیں ہاتھ اٹھا کر پڑھ رہے ہیں کہیں انگلیاں اٹھانے پر انگلیاں کاٹی جا رہی ہیں اور کہیں انگلیاں نہ اٹھانے پر انگلیاں کاٹی جا رہی ہیں کہیں کہا جاتا ہے کہ جو رفع یدین کا قائل ہو وہ امت سے ہی نکل جاتا ہے گویا اور کہیں کہا جاتا ہے کہ اگر رفع یدین نہیں کرو گے تو امت میں نہیں رہو گے۔ مالکی افریقہ میں جا کر دیکھو وہاں نماز کس طرح پڑھی جاتی ہے اور خمینی ایران میں جا کر دیکھو وہاں نماز کس طرح پڑھی جاتی ہے وہ ٹھیکریاں جو کربلا کی مٹی کی رکھی جاتی ہیں ایک وہ بھی تہذیب ہے۔ فرضی دعوے جھوٹی باتیں خیالی قصے ان کے اوپر تم تعمیر کر رہے ہو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اب تہذیب کیا ہے کس قسم کی ہے تمہارے اپنے علماء کن الفاظ میں اس کو بیان کرتے ہیں مولانا مودودی کے الفاظ میں ذرا سنئے کہتے ہیں:۔

"اب ذرا اس نام نہاد مسلم سوسائٹی کا جائزہ لیں (سوشل ویلیوز SOCIAL VALUES بتا رہے تھے یہ اس لئے سوسائٹی والا لفظ میں نے چنا ہے) اس میں آپ کو بھانت بھانت کا مسلمان نظر آئے گا مسلمان کی اتنی قسمیں ملیں گی کہ آپ شمار نہ کر سکیں گے۔ یہ ایک چڑیا گھر ہے جس میں چیل، کوے، گدھ، بٹیر، تیتر اور ہزاروں قسم کے جانور جمع ہیں اور ان میں سے ہر ایک چڑیا ہے"۔ (مسلمان اور سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ ۲۴)

کتنا ظلم کتنا اندھیر کیسی تضحیک کوئی درد نہیں ہے امت کا بات کرتے ہیں تو تمسخر کرتے ہیں۔ مذاق پھر بھی مکمل نہیں ہوا تو آخر پہ یہ جو تیری کا محاورہ ہے نا چڑیا ہے یہ تو کہے بغیر نہیں رُکے اس کے اپنے ایک معنی ہیں تحقیر کی زبان میں کہ یہ تو چڑیا ہے۔ مذاق اُڑاتے ہوئے اگر کہنا ہے تو کم سے کم درد تو پیدا کرو یہ تو کہو کہ اندھیر ہو گیا ظلم ہو گیا تم سے پہلے بھی لوگ یہ باتیں کرتے رہے ہیں اور حقیقت بیان کرنی پڑتی ہے مگر بڑی تکلیف کے ساتھ بڑے دکھ اور بڑے درد کے ساتھ تمسخر کے رنگ میں نہیں مگر تم نے تو تمسخر اختیار کیا۔ یہ وہ تہذیب و تمدن ہے جس پر سارے مسلمان ایک ہوئے ہیں۔ نئی نسل آنے کے عقیدے پر اتفاق کا نیا یہ نتیجہ ہے یہ تہذیب ہے جس کا تم ڈھنڈورا پیٹ رہے ہو۔ فرضی باتیں ہیں ساری کوئی بھی حقیقت سے تعلق نہیں ہے اتنے حوالے ہیں میرے پاس کہ وہ اگر میں سارے پڑھوں مکمل تک مسلمان کے حوالے مسلمانوں کے اپنے قلم سے لکھے ہوئے ان کی اپنی کتابوں اور اخبارات میں شائع کئے ہوئے جتنے دنیا کے ممالک ہیں ہر جگہ کے حوالے میں نے جمع کر لئے ہیں اور ایک نمونہ میں آپ کو تہذیب و تمدن کی یکجہتی کا بتا دیتا ہوں۔ صرف برما کے مسلمانوں کی مذہبی حالت۔ اہل حدیث اخبار لکھتا ہے جس کا یہ انکار نہیں کر سکتے ۱۱ اپریل ۱۹۸۰ء کا یہ اخبار ہے یہ نہ کہیں کہ تم نے آگے نکالے ہیں سارے نعوذ باللہ من ذالک کہتے ہیں:۔

"ہمارا نمائندہ (یہ نمائندہ تھا ان کا جس نے یہ شائع کیا ہے) دس یوم سے یہاں مقیم ہے آج دو بجے ایک جلسہ جامع مسجد میں ہونے والا تھا چنانچہ میں وقت مقررہ پر مسجد میں گیا مسجد کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ عجیب حیرت کا عالم ہے چند کھلے شربت کے رکھے ہیں طباقوں میں کیلا کھجور پیش امام کے سامنے رکھے ہیں۔ فاتحہ پر فاتحہ ہاتھ اٹھا کر مانگ رہے ہیں جس کے بعض الفاظ یہ ہیں حضرت حقانی عبد القادر جیلانی اللہ روح پر فتوح وغیرہ بعد فاتحہ ہوا اور کبھی بجنی شروع ہوئی اور یا مرادی یا مرادی کا شور برپا ہوا۔ مسجد گونج اٹھی اس کے بعد صندل کا برادہ حل کیا سب کی گردنوں اور پیشانی پر شل بنڈوں کے سفید نشان لگائے گئے پھر ایک فاسق عورت کو حلقہ میں آ گئی (یہ برما کی اسلامی تہذیب کا نظارہ ہے۔ رقص کرنے لگی مسجد میں) سامنے لوبان کی انگیٹھی میں اپنا سر منہ ڈال دیا مگر آگ کے آگے ہاتھ رکھا (یعنی سر منہ ڈالا دکھانے کے لئے لیکن پیچھے سے ہاتھ آگے رکھ لیا کہ منہ جل ہی نہ جائے اچھا پھر کیا ہوا؟ کہتے ہیں) اس کے بعد متولی مسجد نے دف کر ڈھولے بجانا شروع کیا اس سے مسجد میں ایک سماں طاری ہو گیا۔ پھر مولوی صاحب نے آخری فاتحہ پڑھی۔ کیلا کھجور شربت تقسیم ہوئے۔ گلوں میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے چار بجے اٹھ کر جھنڈوں کو بوسہ دیا جو محراب میں کوئی چار کے قریب لگے تھے ان کو باہر نکالا۔ تین گھوڑوں کو آراستہ کیا گیا جن میں قادر اولیاء علامہ مدراس کا ولی جس کا یہ عرس تھا کی روح کو سوار کیا گیا (وہ اسلامی تہذیب ختم نبوت کے عقیدہ [illegible] خلاف ایمان کی کیفیت میں جو تہذیب کہتے ہیں ایک بن گئی ساری کی ساری امت کو کہتے ہیں فلاں بزرگ کی روح کو ایک گھوڑے پہ سوار کرا دیا گیا) اور دو گھوڑوں پر اس کے حواریوں کی روح کو لے کر [illegible] جب یہ لوگ گشت کر رہے تھے ان کی ہیئت دیکھ کر بے ساختہ ہنسی آتی تھی چند موٹے موٹے داڑھی والے لوگ آگے بھبھوت لگائے پیٹ اور منہ پر اور ننگے بدن ایک لنگوٹی پہنے ہوئے یا مرادی یا مرادی عبد القادر کہتے جاتے تھے پیچھے کے لوگ عجب مستی کے عالم میں ڈھول بجاتے ہوئے مسجد کو قبل از مغرب واپس پر گئے۔ ہائے افسوس وہ مسلمان جن کا مذہب توحید تھا آج ایسے شرکیات و بدعات کے مرتکب ہوئے اور وہ بھی مسجدوں میں"۔

یہ نظارے تو جگہ جگہ ہر ملک میں نظر آ رہے ہیں پاکستان میں عرسوں کے موقع پر ایک اور تہذیب ظاہر ہو رہی ہوتی ہے اور دہلی کی مسجدوں میں ایک اور تہذیب ظاہر ہو رہی ہوتی ہے اور شیعہ عزا کی مجالس میں ایک بالکل اور تہذیب ظاہر ہو رہی ہوتی ہے اور پھر ملکوں ملکوں میں اختلاف ہے ایران کے خمینی اس طرح نہیں پیٹتے جس طرح پاکستان کے شیعہ پیٹتے ہیں اور کئی شیعہ ایسے بھی ہیں جو اس کو جرم سمجھتے ہیں اور کئی ایسے بھی ہیں جو اس کو جرم کہنے والوں کو مجرم سمجھتے ہیں ہر جگہ ایک نئی تہذیب نے جنم لیا ہے۔ نئے خیالات ہیں کوئی وحدت باقی نہیں۔ محض ایک دعویٰ ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہے کہتے ہیں:۔

"تورات اور انجیل کے صحائف اس بات پر گواہ ہیں کہ تمام سابق انبیاء اپنے سے بعد آنے والے انبیاء کی پیشگوئی کرتے رہے ہیں لیکن قرآن حکیم میں اس طرح کا کہیں کوئی بھی اشارہ نہیں ہے اس کے برعکس قرآن کریم میں ایسی واضح آیات ملتی ہیں جو کسی کے بغیر اس حقیقت کا اظہار کرتے ہیں کہ رسالت کا منصب اختتام پذیر ہو چکا ہے اور باب نبوت ہمیشہ کے لئے بند کیا جا چکا ہے احادیث نبوی میں اس موضوع پر بہت سی مستند اور متفق علیہ حدیثیں موجود ہیں جنہیں تواتر کا مقام حیثیت بھی حاصل ہے"۔

جہاں تک آخری حصے کا تعلق ہے وہ تو میں پہلے گفتگو کر چکا ہوں۔ جہاں تک قرآن کریم کی ایسی واضح آیات کا تعلق ہے وہ تو پیش ہی کوئی نہیں کیں صرف ذکر کیا ہے اور ایک بھی آیت پیش نہیں کرتے۔ عجیب بات ہے آیتوں سے بھاگتے کیوں ہیں قرآن کریم سے دعویٰ کر دیا اور کوئی پیش نہیں کی حالانکہ منکرین اسلام کا دعویٰ کیا اور ان کی مثالیں پیش کر دیں حدیثوں کا دعویٰ کیا اور اپنی دانست میں کچھ حدیثیں بھی پیش کر دیں ان کا میں نے جواب دیا ہے لیکن ایک بھی آیت پیش نہیں کرتے اپنے اس دعوے کی تائید میں پھر بھی [illegible] بیان والی حدیث بیان کی ہے اور کوئی آیت قرآن پیش نہیں کی گئی۔

اب ہم ذرا مزید تفصیل سے جائزہ لیتے ہیں اس دعوے کا کہ قرآن کریم نے کہا کیا ہے۔ اگر ان کو آیات نہیں ملیں تو مجھے تو ملی ہیں کچھ آیات۔ قرآن کریم نے اگر آنے والے کی کوئی خبر نہیں دی تو ان کی اپنی لاعلمی ہے اور یہ لاعلمی بالکل ویسی ہے جس طرح عیسائی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ—

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی تو تورات نے خبر بھی کوئی نہیں دی۔ اور یہ دعویٰ کر بیٹھے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی تو عہد نامہ جدید میں کوئی خبر ہی نہیں ملتی ذکر ہی کوئی نہیں۔ تو یہ تو وہی بحث چل پڑی کہ نہ دیکھنے کی آنکھیں ہوں تو کبھی نظر نہیں آئے گا۔ دیکھنے کی آنکھوں سے دیکھو تو تمہیں نمایاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا نام بڑی شان اور شوکت سے نور کے لفظوں میں لکھا ہوا نظر آئے گا۔ مگر ایسے جنہوں نے آنکھیں بند کر لیں انہیں زبردستی کون دکھا سکتا ہے۔ ذکر ہے اور بار بار ذکر ہے، اصولاً بھی ذکر ہے، فرداً فرداً بھی ذکر ہے۔ ایک انفرادی ذکر کا میں پہلے حوالہ دے چکا ہوں۔ سورہ جمعہ کی آیت اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے الفاظ میں اس کی تشریح۔ کہ کسی آنے والا کا ذکر ہے۔ اب سنیئے ایک اور آیت جہاں اصولی ذکر ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝

(النساء : ۷۰، ۷۱)

(ترجمہ) اور جو لوگ بھی اللہ اور اس کے رسول کی یعنی اس رسول محمد مصطفیٰ کی اطاعت کریں گے کیونکہ یہاں کوئی رسولاً نہیں فرمایا بلکہ الرسول یعنی خدا اور اس رسول یعنی محمد مصطفیٰ کی اطاعت کریں گے۔ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم اب یہی لوگ ہوں گے جو انعام پانے والوں میں سے ہوں گے۔ یہ ترجمہ کرتے ہیں انعام پانے والوں کے ساتھ ہوں گے ان میں سے نہیں ہوں گے۔ پہلے تو اس بات کو ہم ذرا یہاں سنیئے اور جانئے لیکن پھر آگے گزرتے ہیں۔

اعلان کیا ہے؟ اعلان یہ ہے جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول محمد مصطفیٰ کی اطاعت کرے گا یہ تو

بہت عظیم الشان اعلان ہے

ان سب اعلانوں میں سے بڑھ کر نیا اعلان ہے جو اس سے پہلے کئے گئے تھے۔ پہلے تو یہ اعلان ہوا کرتا تھا کہ جو اللہ اور موسیٰ کی اطاعت کرے گا یا اللہ اور ابراہیم کی اطاعت کرے گا یا اللہ اور نوح کی اطاعت کرے گا۔ یا اللہ اور داؤد اور سلیمان کی اطاعت کرے گا۔ آج ایک نیا اعلان ہے جو اللہ اور اس رسول کی اطاعت کرے گا کیا اس کے نتیجے میں انعام بڑھنا چاہیئے یا کم ہو جانا چاہیئے؟ کیا پہلوں کو جنہوں نے پہلے رسولوں کی اطاعت کی تھی یہی جواب ملا کرتا تھا کہ تم اطاعت کرو گے تو انعام پانے والوں کے ساتھ ہو گے ان میں سے نہیں ہو گے جیسا کہ اب ترجمہ کیا جا رہا ہے مع کا ترجمہ کہتے ہیں ساتھ ہوں گے ان میں سے نہیں ہوں گے جو بہتان عظیم ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر اور قرآن کریم پر اور شان محمد مصطفیٰ کے اوپر یہ [illegible] انتہائی ظلم ہے۔ اتنا بڑا دعویٰ کر کے کہ اب [illegible] کرتی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی۔ سب سے شاندار رسول آگیا۔ سب سے زیادہ فیض رساں رسول ظاہر ہو گیا۔ اب کیا اعلان ہو رہا ہے؟ کہ جو کوئی اس کی اطاعت کرے گا اور اللہ کی اطاعت کرے گا انعام پانے والوں میں سے تو نہیں ہوں گے ہاں انعام پانے والوں کے ساتھ ہم ان کو رکھ دیں گے نعوذ باللہ من ذالک۔ بالکل جھوٹا اور غلط اور لغو ترجمہ ہے اور قرآن اس ترجمے کو جھٹلا رہا ہے کیونکہ مع مقام مدح میں ہے یہاں۔ اور ویسا ہی مقام ہے جیسے کہ یہ کہا گیا وتوفنا مع الابرار۔ اے اللہ ہمیں نیکوں کے ساتھ وفات دے اور مع کا لفظ یہ من نہیں ہے یہاں من کا مطلب یہ ہوتا ہے میں سے اور

مع کا مطلب

ساتھ بھی ہوتا ہے اور میں سے بھی ہوتا ہے دونوں معنے ہیں۔ تو وتوفنا مع الابرار امت محمدیہ کو یہ دعا سکھائی کہ یہ مطلب ہے [illegible] بھی ابرار مر رہے ہوں تو ساتھ ہماری جان بھی نکل جائے۔ کیسے تمسخر کرتے ہو امت محمدیہ سے کہاں تک تمسخر کرتے چلے جاؤ گے۔ مع الابرار کا مطلب بجز من کے سوا نہیں ہے یہاں کوئی معنی۔ جب ایک سے زیادہ لوگ ہوں کسی کی طرف معیت منسوب ہو اور وہ ہم جنس ہوں اور تاریخ کا ذکر ہو رہا ہو تو مع کا ایسے موقع پر من ہوا کرتا ہے اگر جنس بدل جائے تو [illegible] اللہ صابرین کے ساتھ ہے [illegible] وہ معنی نہیں ہو سکتے [illegible] اچھے لوگوں کے ساتھ ہیں ایسے ساتھ ہونا جو [illegible] جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا [illegible] فلاں مجھ میں سے ہے یہ سارے مواقع وہ ہیں جہاں مع کا ترجمہ من کیا جاتا ہے اور آگے قرآن کریم خود اس کو واضح فرما رہا ہے یہ کہنے کے بعد مع الذین انعم اللہ علیہم فرمایا من النبیین مع سے کیا مراد لے رہے ہیں ہم؟ نبیوں میں سے یہاں مع کو کیوں نہ دہرا دیا؟ اگر ساتھ ہی مراد تھی صرف اور یہ غلط فہمی دور کرنی تھی کہ کہیں من نہ سمجھ بیٹھنا تو پھر مع النبیین فرمانا چاہیئے تھا۔ فرمایا مع الذین انعم اللہ علیہم ای من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ (الحج : ۷۶)

کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ میں سے بھی رسول چنتا ہے ومن الناس اور انسانوں میں سے بھی چنتا ہے۔ ان اللہ سمیع بصیر یقیناً اللہ تعالیٰ بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جبکہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں سے رسول چننا چھوڑ دیا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم خاتم النبیین تھے جب کہ اللہ تعالیٰ یہ خبر دے رہا ہے کہ اللہ انسانوں میں سے رسول چنتا ہے۔ چنتا تھا نہیں فرمایا اگر سلسلہ نبوت کلیۃً ہر لحاظ سے بند ہو چکا تھا تو یہ آیت یہاں کیا کر رہی ہے قرآن کریم کی؟ پھر تو یہ کہنا چاہیئے تھا کان اللہ یصطفی من الملٰئکۃ جیسا کہ فرمایا حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کے متعلق کانا یاکلان الطعام۔

یہ بنیادی اصول ہے

کہ اگر کوئی کام چھوڑا جا چکا ہو تو اس کے متعلق استمراری بات نہیں ہو سکتی اگر کوئی فوت ہو چکا ہے تو آپ یہ تو کہہ سکتے ہیں کھانا کھایا کرتا تھا۔ کھانا کھایا کرتا ہے یا کھانا کھایا کرے گا نہیں کہہ سکتے۔ اگر کوئی چلا کرتا تھا پھر تو کہہ سکتے ہیں کہ وہ چلا کرتا تھا۔ لیکن چلا کرتا ہے یہ نہیں کہہ سکتے۔ تو جو سلسلہ انبیاء خدا نے کلیتاً بند کر دیا تھا اس کے متعلق اس آیت کو نازل فرمانے کی کیا ضرورت تھی۔ تو ماضی کا قصہ ہو چکا تھا۔ [illegible] کیا کرتا تھا اب بند کر بیٹھا ہے پھر تو یہ کہنا چاہیئے تھا کان اللہ یصطفی من الملٰئکۃ رسلا ومن الناس لیکن ترجمہ جو مولوی اسلام ہوتا ہے اس کی بھی نہیں سمجھتے اللہ یصطفی من الملٰئکۃ رسلا اب سنئے جمع البیان فی تفسیر القرآن میں اس کے کیا معنے ہیں:-

"اللہ یصطفی من الملٰئکۃ رسلا یعنی جبریل و میکائیل و من الناس یعنی النبیین۔"

عام پیغامبر نہیں بلکہ نبی مراد ہے یہاں۔ رسول سے مراد ایک پیغامبر بھی ہو سکتا ہے

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

الرؤف جیولرز

کراچی میں

معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!!

۱۶-خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی فون نمبر ۶۱۷۰۶۹

اس کو رد کر رہے ہیں علماءِ اسلام۔

پھر قرآن کریم میں ایک میثاق کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْہَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰہِدِیْنَ ○ (آل عمران : ۸۲)

ترجمہ اس کا یہ ہے اور اُس وقت کو بھی یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب سے سب نبیوں والا پختہ عہد لیا تھا کہ جو بھی کتاب اور حکمت میں تمہیں دوں کتاب اور حکمت دے چکوں جب تم کو پھر تمہارے پاس کوئی ایسا رسول آئے جو اس کلام کو پورا کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔ اور فرمایا تھا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو۔ اور اس ذمہ داری کو قبول کرتے ہو؟ تو ان نبیوں نے کہا کہ ہاں ہم اقرار کرتے ہیں فاشہدوا وانا معکم من الشٰہدین نبیوں نے کہا ہاں ہم اقرار کرتے ہیں تم بھی گواہی دو وانا معکم من الشٰہدین اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہی دینے والوں میں سے ہوں پھر فرمایا ہے

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَہُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰہِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَاَخَذْنَا مِنْہُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ○ لِّیَسْـَٔلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِہِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا ○ (الاحزاب : ۸)

نبیوں کا میثاق ایک پہلے لیا گیا تھا جس کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے اور فرمایا کہ یہ

نبیوں کا میثاق

ہم نے ہر نبی سے لیا اور میثاق کا مضمون یہ تھا کہ اگر ہمارے بعد کوئی ایسا نبی آئے جو اُس کتاب کی تائید کرے اور اُس حکمت کی تائید کرے جو تمہیں عطا کی گئی اور اُس کی مخالفت نہ کر رہا ہو تو کیا تم مجھ سے عہد کرتے ہو کہ نہیں، اقرار کرتے ہو کہ نہیں کہ اس کی مخالفت تم کبھی نہیں کرو گے پھر! اس کی تائید کرو گے۔ اس پر ایمان لاؤ گے۔ یہاں ایمان لانے کا۔ مطلب یہ نہیں کہ نبی کی موجودگی میں آئے صاف مضمون بتا رہا ہے کہ یہ امت کو مشورہ دیا جا رہا ہے کہ تم امت کو نصیحت کرو گے کہ ہاں جب ایسا شخص آئے جو تمہاری شریعت کی مخالف نہ ہو جو تمہاری کتاب کا مخالف نہ ہو بلکہ اس کا مؤید ہو اور اس کی خدمت پر مامور ہو جائے ایسے شخص کا تم نے انکار نہیں کرنا اتنا عظیم الشان عہد ہے یہ ذکر پہلے فرمانے کے بعد پھر دوبارہ فرماتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کر کے واذ اخذنا من النبیین میثاقہم ومنک اب یاد رکھنا اس بات کو کہ جو عہد ہم نے نبیوں سے لیا تھا وہ تجھ سے بھی لیا ہے اور وہ عہد لیا ہے کہ جب کتاب آ جائے اور حکمت کامل ہو جائے اس کے بعد بھی اگر کوئی نبی آئے گا جو مخالف نہیں ہوگا تو اس کی بھی تائید کرنا اگر ایک نیا باب کھلا تھا اگر نئی رسمیں جاری ہونی تھیں تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے اس عہد کے لینے کی کیا ضرورت تھی کہ آ سکتا ہے ہاں شرط یہ ہے کہ تمہاری شریعت سے باہر نہیں ہوگا۔ تمہاری کتاب سے باہر نہیں ہوگا۔ اگر ایسا آئے تو پھر مجھ سے اقرار کرو اور پھر فرمایا کہ پھر انہوں نے اقرار کیا اور عہد کیا مجھ سے کہ ہاں ہم یہی نصیحت کریں گے۔ اور علامہ آلوسی اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

حاصل الکلام انہ اوجب علیٰ جمیع الانبیاء الایمان بکل من رسول جاء مصدقا لما معھم۔

کہ اس کلام کا حاصل صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء پر یہ واجب کر دیا ہے اور وہ ہر رسول پر جو ان کی تصدیق کرتا ہے ایمان لائیں۔ کیسا عظیم الشان نکتہ ہے کہ جب تک کسی کتاب کا زمانہ باقی ہے جب تک کوئی شریعت جاری ہے اور خدا نے اُسے منسوخ نہیں فرمایا اس وقت تک

کسی جھوٹے کا سر پھرا ہوا ہے کہ وہ اس کی تائید میں اُٹھ کھڑا ہو اور اس کی تکمیل کی کوشش شروع کر دے۔ جھوٹا تو مخالفت کے لئے آ سکتا ہے سچا ہی ہے اس لئے ایسا دعویدار جو شریعت کی تائید اور تکمیل کے لئے آ رہا ہو اور اپنا سب کچھ اس جماعت میں خرچ کر رہا ہو۔ اس کی مخالفت تم نے نہیں کرنی کبھی اور اس پر ایمان لانا ہے ظاہر بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اپنے ایمان لانے کا تو یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ بذات خود اس زمانے میں نعوذ باللہ موجود ہوں اور پھر کوئی اور نبی آ جائے یہ عہد قسم سے ہے اصل میں جس کا نبی سردار ہوتا ہے اس لئے مخاطب ہوتا ہے یہ وہ عہد ہے جس کی قوم پابندی کرتی ہے۔ انبیاء کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ مخالفت کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح تو یہ ہے قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ ان سے کہہ دے کہ اگر مسیح ابن اللہ ہوتا واقعتاً تو تم سے پڑھ کر پہلے میں ایمان لاتا کیوں کہ میں تو رب کا عاشق ہوں۔ جو وہ کہتا ہے سب کو تسلیم کرتا چلا جاتا ہوں تم ہو جو انکار کرتے ہو میں اس لئے نہیں مان رہا کہ یہ غلط بے بنیاد بات ہے ورنہ خدا کی طرف سے اگر ہوتی تو سب سے بڑھ کر میں اس پر ایمان لانے والا ہوتا۔

پھر کہتے ہیں کہ ایسی کوئی خبر ہمیں نہیں ملتی عجیب تلبیس ہے کہ ایک جگہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ قرآن کریم میں کلیتاً بند ہو گئی ہے نبوت۔ اور قرآن کریم کے حوالے دینے کے بجائے حدیثوں کے حوالے دینے شروع کر دیتے ہیں اور

قرآن کا کوئی حوالہ بھی نہیں

دیتے اور یہاں یہ فرما رہے ہیں کہ قرآن کریم کا یہ دستور ہے گویا کہ اور حدیثیں موجود ہیں۔ وہاں اور ان کا حوالہ نہیں دے رہے کہتے ہیں کہ کتاب میں ہمیں کوئی نہیں ملتی آیت۔ پہلے حدیثوں کی طرف تم بہت جلدی سے گئے تھے کیونکہ وہاں لانبی بعدی کی ایک ظاہری حدیث نظر آتی تھی جس کا تم غلط مفہوم لے سکتے تھے کوشش کر کے اس کو غلط معنی پہنا سکتے تھے اس لئے تم نے جلدی سے قرآن کی بات شروع کی اور حدیثوں میں داخل ہو گئے لیکن اب جب یہ واقعہ ہوا ہے تو تم قرآن سے حدیثوں کی طرف نہیں جا رہے اور بات حدیثوں کی شروع کی تھی تم نے کہا یہ تھا کہ کسی رسول نے پیشگوئی نہیں کی اور کتاب کا بھی ضمناً ساتھ ذکر کیا اور مطالبہ یہ کیا کہ چونکہ کسی رسول نے پیشگوئی نہیں کی اس لئے کلام اللہ (کتاب) سے دکھاؤ کوئی پیشگوئی۔ یہ اس لئے تلبیس کی گئی ہے کہ ان کو علم تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم واضح پیشگوئیاں کر چکے ہیں۔ یہاں آ کر یہ اہل قرآن والا دعویٰ اختیار کرنا شروع کر دیتے ہیں کوئی بنیاد ہی نہیں ہے۔ اہل حدیث سے اہل قرآن بن گئے۔

اب سنئے قرآن کریم میں بھی ہیں۔ میں نے دکھا دی ہیں لیکن اب حدیث کی سنئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عیسیٰ نبی اللہ کی پیشگوئی کرتے ہیں خود بتا چکے ہیں یہ۔ تسلیم کرتے ہیں کہ تواتر سے ثابت ہے اور امام مہدی کے آنے کو بھی تسلیم کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو پیشگوئی کرنی چاہیئے تھی اور قرآن نے نہیں کی اس لئے کوئی نہیں آئے گا۔ اور ساتھ ہی تسلیم بھی کر رہے ہیں اپنا عقیدہ ہے سو فیصدی مسلم کہ لازماً آئے گا اور عیسیٰ آئے گا۔ اور بطور نبی اللہ آئے گا اور جو اس کو نبی اللہ نہیں مانے گا وہ پکا کافر ہوگا۔ یہ بھی عقیدہ ساتھ رکھتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جب عیسیٰ کے نزول کی خبر دی تو فرمایا الا انہ لیس بینی و بینہ نبی ۔ لا نبی بعدی اور دجال والا مسئلہ بھی حل فرما دیا ساتھ ہی فرمایا کہ اس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں بعدی سے مراد یہ ہے کہ عیسیٰ کے آنے تک تو دجال ہی ہے شک آتے رہے مگر عیسیٰ کو نہ دجال بنا دینا اس کے اور میرے درمیان میں نبی نہیں یہ میری مراد ہے اور پھر فرمایا ولا رسول ہمارے درمیان نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول۔ الا انہ خلیفتی فی امتی وہ میرا خلیفہ میری ہی امت میں سے ہوگا۔ میری ہی امت سے ہوگا۔ میرا ہی خلیفہ ہوگا۔ یعنی وہ

پرانے مسیح کی بات نہیں

کررہا نئے مسیح کی بات کررہا ہوں جو میری امت میں پیدا ہونے والا ہے حضرت محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں :۔

عیسیٰ علیہ السلام ینزل فینا حکما من غیر تشریع و ھو نبی بلا شک

کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ینزل فینا ہم میں نازل ہوں گے حکم ہو کر بغیر شریعت کے و ھو نبی بلا شک کوئی بھی شک نہیں کہ وہ نبی ہوں گے اس پر یہ علماء کہتے ہیں کہ تم پھر نئی باتیں شروع کردیتے ہو عیسیٰ کی وہ تو پرانے نبی ہیں یہ علماء امت سب جانتے تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام پرانے نبی بن چکے ہیں اس لئے ان کا آنا کوئی حرج نہیں ہے اس لئے حضرت امام ابن عربی تو پرانے نبی کی باتیں کررہے ہیں بالکل غلط ہے ہرگز پرانے کی بات نہیں کررہے سنئے حضرت محی الدین ابن عربی ایک اور جگہ فرماتے ہیں :۔ تفسیر عرائس البیان جلد ۱ صفحہ ۲۶۲ :۔

وجب نزولہ اس کا نزول واجب ہے فی آخر الزمان آخری زمانے میں بتعلقہ ببدن آخر ۔ ایک نئے بدن میں ظاہر ہوگا۔ پرانے بدن کے ساتھ عیسیٰ نہیں آنے والا۔ اس عیسیٰ کو اب تم کبھی نہیں دیکھوگے جو پرانے جسم کے ساتھ غائب ہوا سمجھتے ہو۔ اب جو عیسیٰ آئے گا وہ ایک نئے بدن کے ساتھ آئے گا۔ اس عقیدے کے ساتھ آپ فرماتے ہیں کہ وہ یقیناً نبی اللہ ہوگا کہتے ہیں پیشگوئی کوئی نہیں کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیشگوئی ہے اور تشریح ان علماء کی جن کو تم خود تسلیم کرتے ہو کہ علماء کی بھی شان تھے وہ اب ایک اور حوالہ سنئے ۔

"یہ روایت کہ حضرت عیسیٰ تیس سال کی عمر میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے کسی طرح بھی صحیح اور متصل روایت کے طور پر نہیں ہے جسے اختیار کرنا ضروری ہو امام شافعی کہتے ہیں کہ بات اسی طرح ہے کہ یہ تو صرف عیسائیوں کی روایات ہیں کہ حضرت عیسیٰ کو تیس سال کی عمر میں زندہ ہی آسمان پر بجسم عنصری اٹھا لیا گیا۔"

یہ حوالہ آپ نے غور سے سن لیا ہے دو باتیں بڑی کھلم کھلا کہی گئی ہیں کہتے ہیں جو روایات پیش کی جاتی ہیں ان کی کوئی سند نہیں اور قابل یقین نہیں اور حضرت امام شافعی کا یہ قول ہے کہ یہ تو

عیسائیوں کی روایات

ہیں جو داخل ہوگئی ہیں ورنہ اصل ان کی کوئی بھی نہیں۔ کہنے والے یہ جانتے ہیں کون ہیں ؟ منکر اسلام حضرت ابن قیم جن کو سند کے طور پر یہ وائٹ پیپر پیش کررہا ہے یہ ان کا عقیدہ ہے اور ساتھ یہ بھی عقیدہ ہے کہ عیسیٰ ضرور آئے گا۔ لیکن پہلا نہیں آئے گا۔ کیونکہ نہ اٹھایا گیا نہ وہ دوبارہ آسکے یہ تمام آئمہ جو متقی اور پرہیزگار اور عارف باللہ تھے آخر کیوں انہوں نے ایسی باتیں شروع کیں ؟ اور یہی حضرت امام ابن قیم جن کو بطور سند کے پیش کیا جارہا ہے فرماتے ہیں :۔

لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین لکان من اتباعہ

(مدارج السالکین لابن قیم جلد دوم صفحہ ۳۱۳ قلمی)

کہتے ہیں اگر حضرت موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے دونوں تو ضرور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اتباع میں ہوتے۔ کلمہ کے دونوں جز ایک محال ہے تو دوسرا بھی محال ہو جاتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ نہ وہ زندہ، نہ اتباع میں داخل ہو سکیں اور موسیٰ کے ساتھ عیسیٰ کو شامل کیا لو کان کا مطلب یہ ہے کہ زندہ نہیں ہیں ورنہ یہ کہہ ہی نہیں سکتے تھے کہ لو کان اور وہی ابن قیم ہیں جو یہ فرمار ہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے کی باتیں اور روایات سب کہانیاں اور قصے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ کوئی پیشگوئی ہی نہیں کی گئی کسی اور کے آنے کی۔ اور ابن خلدون کا اب یہ حوالہ سنئے فرماتے ہیں :۔

"ابن ابی واقیل اور شعبہ نے کہا ہے کہ اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ مہدی وہی مسیح ہے جو آل محمد میں سے ہوگا۔"

خلدون (ان کا نام تھا علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدون) کا پیش کررہا تھا۔ وہ بھی ان مفکرین اسلام میں سے ہیں جن کو مبینہ وائٹ پیپر یعنی قرطاس ابیض نے تسلیم کیا ہے کہ ایک بڑی عظیم الشان سند ہیں اسلام میں۔ وہ فرماتے ہیں کہ :۔

"میں نے کہا یعنی حضرت ابن خلدون نے کہ یہی بات ہے اس امر کی کہ بعض صوفیاء اس حدیث کو کہتے ہیں کہ عیسیٰ کے سوا کوئی اور مہدی نہیں۔"

یعنی وہی مہدی ہوگا

جس کو شریعت محمدیہ کے ساتھ نسبت ہو

اور عیسیٰ کو شریعت موسویہ سے نسبت ہے شریعت محمدیہ کے ساتھ نہیں یہ دیکھئے پاک باز بزرگ علماء کے کلام میں اور یہ ظاہر علماء کے کلام میں کتنا فرق ہے ؟ فوراً رد نہیں کیا اس بات کو کہ وہ یہ کہتے ہیں۔ نہ صرف تسلیم کیا بلکہ غور کرکے ایک بڑا عظیم الشان نکتہ پیش فرمایا کہ یہ جو بیان فرمایا گیا ہے لا المہدی الا عیسیٰ یہ یونہی بے حکمت بات نہیں ہے ہونا ہی اسی طرح چاہئے کیونکہ پرانے عیسیٰ کو تو موسیٰ سے ایک نسبت ہے اور موسوی امت سے نسبت ہے مہدی امت میں آکے کیا کرے گا۔ مہدی تو وہ چاہئے جس کو شریعت محمدیہ سے نسبت ہو اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا غلام ہو اور ان باتوں میں صرف یہ منکر اسلام ہی نہیں بلکہ علامہ اقبال ان پر سب سے زیادہ بناء کی گئی اصل حوالے انہیں کے رکھے ہیں انہوں نے باقیوں کو تو صرف منکر اسلام کہہ کر چھوڑ دیا ہے اصل بناء ان پر کی گئی ہے اس اختلاف میں جو جماعت احمدیہ دوسروں سے رکھتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پرانے نہیں آئیں گے بلکہ معنوی طور پر مثالی طور پر نیا عیسیٰ آئے گا جس کو عیسیٰ کا نام دیا جائے گا۔ اس معاملے میں علامہ اقبال کیا کہتے ہیں ؟ فرماتے ہیں :۔

"جہاں تک میں اس تحریک کا مفہوم سمجھ سکا ہوں وہ یہ ہے کہ مرزائیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک فانی انسان کی مانند جام مرگ نوش فرما چکے ہیں نیز یہ کہ ان کے دوبارہ ظہور کا مقصد یہ ہے کہ روحانی اعتبار سے ان کا ایک مثیل پیدا ہوگا کسی حد تک معقولیت کا پہلو لئے ہوئے تھے۔"

اب یہ کہاں جائیں گے ؟ آنے والے مسیح کے متعلق تسلیم ہے ان کو سو فیصدی قطعیت کے ساتھ کہ لازماً نبی اللہ ہوگا بحث صرف یہ کہ وہ کیسے آئے گا پرانے مسیح کی خود یہ ایک نیا انسان ہوگا یا پرانا مسیح بذات خود ہوگا تو وہ مفکرین اسلام جن کا سکہ تسلیم کرتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ معقول عقیدہ ہے اور حضرت ابن خلدون تو بڑے کھلے لفظوں میں فرمار ہے ہیں اور عیسیٰ بھی بیان فرمار ہے ہیں لیکن اصل بات ایک اور ہے علامہ اقبال تو

مغربی تہذیب کا پروردہ

مغربی فلسفہ کی روشنی سے مذہب اسلام کو بھی مغربی فلسفہ کی روشنی میں دیکھنے کے قائل تھے لہٰذا واقعہ یہ ہے کہ علامہ اقبال نہ ہم سے متفق ہیں نہ ان سب سے متفق ہیں۔ جہاں تک معقولیت کی بحث ہے وہ صرف اتنا کہتے ہیں کہ تمہارے عقیدوں کے مقابل پر جو غیر احمدی علماء کا عقیدہ ہے احمدیوں کا عقیدہ زیادہ معقول نظر آتا ہے اندرونی منطق ہے

ارشاد نبوی ﷺ

اُوصیکم بالجار

ترجمہ :۔ میں تم کو ہمسایہ سے نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں

محتاج دعا :۔ جملہ اراکین جماعت احمدیہ جلگاؤں (مہاراشٹر)

اس کے اندر ایک لیکن اپنے عقیدے کی بات والی الہوا لے نہیں کی ان کا عقیدہ ہم دونوں سے مختلف ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ آنے والا کوئی نہیں۔ یہ سب فرضی قصے ہیں ایک منکر اسلام یہ کھڑا ہے کہ یہ باتیں کہ عیسیٰ زندہ آسمان پر چلا گیا یہ روایات خرافات کی ہیں اور اسلامی نہیں ہیں۔ اور یہ علامہ اقبال کا عقیدہ ہے کہ یہ روایات جو عیسیٰ کے آنے کا ذکر ہے وہ غیر اسلامی روایات ہیں۔ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور عیسیٰ کے تصور سے ہی چھٹی کر رہے ہیں۔ ۱۹۰۵ء میں (علامہ اقبال نے) ایک غزل کہی جس کا شعر ہے۔ ؎

مینار دل پہ اپنے خدا کا نزول دیکھ
یہ انتظار مہدی و عیسیٰ بھی چھوڑ دے

کوئی نہیں آئے گا لیکن یہ تو خیر شعر کی باتیں ہیں شعروں میں شاعر ایسی باتیں کر جایا کرتے ہیں بعض دفعہ۔ ان کی تحریر سنئے اقبال نامہ حصہ دوم میں مکتوب بنام چوہدری محمد احسن صاحب۔ اس مکتوب میں یہ فرماتے ہیں علامہ اقبال خود لکھتے ہیں:۔

”ان کے عقیدے کے مطابق مہدی مسیح کے دوبارہ ظہور اور مجددیت کے متعلق جو احادیث ہیں وہ ایرانی اور عجمی تخیلات کا نتیجہ ہیں۔“

یہ غالباً اس سے تو لگتا ہے کہ علامہ اقبال کے خیالات یہ بیان کر رہے ہیں۔ مصنف بہرحال اقبال نامہ میں سے مکتوب بنام چوہدری محمد احسن سے یہ لیا گیا ہے۔ ان کے عقیدے کے مطابق مہدی مسیح کے دوبارہ ظہور اور مجددیت کے متعلق جو احادیث ہیں وہ ایرانی اور عجمی تخیلات کا نتیجہ ہیں۔

”عربی تخیلات اور قرآن کریم کی صحیح سپرٹ سے ان کا کوئی سروکار نہیں۔“

اس کے علاوہ علامہ اقبال کی کتب اور مضامین کا جو میں نے مطالعہ کیا تھا ان کے سوا بھی بہت سی ایسی ان کی تحریرات ہیں جن میں فرماتے ہیں کہ یہ ایک غیر اسلامی تصور ہے تو بہت بعد میں اسلام میں راہ پکڑ گیا نہ کوئی مسیح آئے گا نہ کوئی مہدی ظاہر ہوگا اور بعد کے صدیوں میں غیر یہودیوں کے اثر سے یہ چیزیں داخل ہوئیں تو اب یہ بھی ان کو دیکھنا ہوگا کہ ان کا منکر اسلام تو عیسیٰ کے ہر قسم کے آنے کا منکر ہو چکا ہے اور امام مہدی کے ہر قسم کے آنے کا منکر ہو چکا ہے جبکہ امر واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تو اتر کے ساتھ ان کے آنے کی خبر دیتے رہے ہیں اس لئے

تمہیں فیصلہ کرنا پڑیگا

کہ اپنے ان منکرین اسلام کے پیچھے چلو گے یا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلو گے؟ اور آنے والا وہ اختیار کرو گے اپنے لئے جس کو امت موسوی سے نسبت ہے اور امت محمدیہ سے اس کو کوئی نسبت نہیں؟ یا وہ اختیار کرو گے جو امت محمدیہ سے نسبت رکھتا ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا غلام ہے جہاں تک ہمارا تعلق ہے جو بھی شکل بنے یہ بات ہم قطعی طور پر یقین سمجھتے ہیں اور تم بھی یقین سمجھتے ہو کہ آنے والا لازماً نبی اللہ ہوگا۔ اور اس بات میں اختلاف ہی کوئی نہیں تو پھر یہ اتنا بڑا جھوٹ، یہ طوفان، یہ بہتان کیوں کھڑا کر دیا؟ کیوں اتنی کتابیں لکھیں؟ کیوں یہ فتنہ شروع کیا تکفیر کا اور غیر مسلم بنانے کا؟ تمہارا اپنا عقیدہ ہے مسلم عقیدہ ہے کہ جو شخص بھی مسیح کے نام پر آئے گا وہ لازماً نبی اللہ ہوگا۔ پرانا آئے گا یا نیا آئے گا یہ ایک الگ بحث ہے اور تمہارے اپنے ماننے والے تمہارے اپنے مفکرین یہ بھی لکھ چکے ہیں کہ ہوگا یقیناً نبی اللہ اور پیدا نہیں ہوگا۔ بدن آخر سے ہوگا یا دوسرا شخص ظہور کرے گا۔ اور مہدی اور عیسیٰ دو الگ الگ وجود نہیں ہونگے پس جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے یہ مسئلہ اتنا واضح اتنا قطعی قرآن اور حدیث کی روشنی میں ایسا ثابت شدہ کہ روز روشن کی طرح واضح اور کھلا کھلا ہے کوئی اس میں شک کی گنجائش نہیں۔ کوئی اندھیرا نہیں اس کے اوپر اور ایک سوال ہے تم ہم سے جھگڑ رہے ہو اور ایک سو سال سے کس طرح جماعت کے اوپر ظلم پر ظلم کرتے چلے جا رہے ہو۔ اور آج بھی ان ظلموں سے باز نہیں آ رہے۔

ابھی آج ہی سندھ سے ایک اور اطلاع ملی ہے کہ پہلے سکھر کے امیر جماعت۔ ناظم کے اوپر حملہ کیا گیا ان کو زخمی کیا گیا۔ اس سے پہلے وہاں ایک شہید کر دیے گئے تھے اب نواب شاہ کے امیر جماعت کو ذبح کیا اور شہید کر دیا گیا اس طرح یہ سلسلے چلے ہو نگے۔ ایک احمدی شہید کرو گے دو کرو گے چار کرو گے ہزار کرو گے۔

جتنے چاہو شہید کرتے چلے جاؤ

ہم تو یہ جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انہیں زندہ ہی قرار دیتا ہے اور زندہ ہی قرار دیتا رہے گا۔ تمہیں توفیق نہیں ہے کہ جسے خدا زندہ کرے تم اس کو مار سکو۔ اور جسے خدا نے مار دیا ہے اس کو زندہ کرنے کی کوشش کر رہے ہو تم ان باتوں میں بھی ناکام رہو گے اور ان میں بھی ناکام رہو گے اور کبھی عیسیٰ کو زندہ نہیں کر سکو گے اگر جماعت کو مارنا ہے تو دس یا سو یا ہزار آدمیوں کو مارنے سے جماعت نہیں مرے گی ایک آدمی کو زندہ کر کے دکھا دو تو یہ جماعت مر جاتی ہے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اتنا لمبا جھگڑا ہو گیا سو سال ہو گئے۔ دنیا کہیں سے کہیں پہنچ گئی۔ اور آج سو سال پہلے اس سے بھی پہلے سے تمہارے علماء کہتے ہیں کہ تم بالکل تباہ حال ہو چکے ہو۔ اسلام کا نام دنیا میں باقی نہیں رہا۔ تو عیسیٰ بیٹھے کیا کر رہے ہیں اب اترتے کیوں نہیں؟ احمدیوں کو مارنے کی بجائے ایک مرے ہوئے کو زندہ کر کے دکھا دو اور میں جماعت احمدیہ کی طرف سے چیلنج دیتا ہوں تمہیں اس بات پر جھگڑا ختم ہو جاتا ہے اگر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تم نے زندہ اتار دیا تو خدا کی قسم میں اور میری ساری جماعت سب سے پہلے بیعت کرے گی۔ (پر جوش نعروں کی گونج) سب میں اول بیعت کریں گے ہم پرانے عقیدوں سے توبہ کر لیں گے اور عیسیٰ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے کیونکہ ہم تو ان کے انتظار کرنے والے اور دعائیں کرنے والوں میں شامل ہو چکے ہیں لیکن یہ بھی میں تمہیں بتاتا ہوں اگر تمہارا عیسیٰ آگیا وہ فرضی عیسیٰ جس کو تم پیش کر رہے ہو بفرض محال اگر زندہ آسمان پر بھی آگیا ہے تو وہ اتر بھی آئے گا تب بھی تم اس کی مخالفت کرو گے تمہاری تقدیر میں مخالفت لکھی گئی ہے۔

تعجب آتا ہے کیوں یہ لوگ نہیں کرتے اس طرح؟ کیوں دعائیں نہیں کرتے؟ کیوں خدا کے حضور ماتھے رگڑتے کہ ایک بہت بڑا اختلاف ہوگیا دنیا کہیں سے کہیں پہنچ گئی۔ اے خدا اس عیسیٰ کو بھیج۔ تم سے تو اس معاملے میں یہود بہتر ہیں کہ آج تک دیوار گریہ کے پاس جا کر سر پٹکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے خدا! ایلیا کو بھیج جس کے بعد مسیح نے آنا ہے۔ تمہیں کوئی حسرت نہیں کوئی درد نہیں تمہارے دل میں اسلام کی زندگی کا۔ عیسیٰ تو عیسیٰ ابھی تو وہ دجال کا گدھا بھی ظاہر نہیں ہوا جس کے اوپر بیٹھ کر دجال نے سفر کرنے ہیں اور ہلاکتیں پھیلانی ہیں دنیا میں پھر جا کر کہیں عیسیٰ علیہ السلام کی باری آتی ہے۔ کہانیوں میں بس رہے ہو قصوں میں رہ رہے ہو۔ حقیقت حال سے تمہارا کوئی بھی تعلق باقی نہیں رہا حسرت ہے تم پر اور ہم ان حسرتوں کے ساتھ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ میں اس خدا کی عزت و جلال کی قسم کھا کے کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان اور تمام احمدیوں کی جان ہے کہ

اگر واقعۃً عیسیٰ زندہ ہے

اور ہم جھوٹے ہیں تو ہم سب کو ہلاک کر دے اور نیست و نابود کر دے مگر خدا کی قسم عیسیٰ مر چکا ہے اور اسلام زندہ ہے۔ آج اسلام کی زندگی تم سے ایک فدیہ چاہتی ہے وہ کیا ہے؟ عیسیٰ کی موت۔ اس لئے عیسیٰ کو مرنے دو اسی میں اسلام کی زندگی ہے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اختتامی خطاب کے اختتام کے بعد حضور نے فرمایا:۔

ایک منٹ ابھی دعا کے لئے اعلان کرتے ہیں

اب میں اس عارضی جدائی سے پہلے جو ہم اختیار کریں گے

دعا کی تحریک

کرتا ہوں بہت دوست تمام دنیا سے تشریف لائے ہیں باوجود مرے منع کرنے کے۔ منع براہ راست تو نہیں کیا لیکن اشارتاً کہہ دیا تھا کہ یہ انگلستان کا جلسہ ہے۔ لیکن بڑی کثرت سے بہت تکلیف اٹھا کر انگلستان، امریکہ، افریقہ انڈونیشیا، جاپان، دور دراز ممالک سے اور پاکستان سے تو بہت سے غریب جن کو میں جانتا ہوں۔ کہ دو وقت کی روٹی بھی کھانا مشکل تھا تعجب ہوا ہے ان کو دیکھ کر کس طرح پتہ نہیں کیا چیزیں بیچ کر پہنچے ہیں اور یہاں پہنچ گئے۔ عشق و محبت کی وجہ سے تو ہم ان کو دعا میں یاد رکھتے ہیں اور دعا میں یاد رکھیں گے اب اور آئندہ بھی انشاء اللہ دعاؤں میں یاد رکھنے

رہیں ان مظلوم لوگوں کو بھی دعا میں یاد رکھیں جو حسرت سے بیٹھے رہ گئے اور نہیں آسکے اس کثرت سے مجھے خط ملے ہیں ان پچھلے دنوں میں انتہائی دردناک جن کو برداشت کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ بلک بلک کر بچے، عورتیں، مرد، بوڑھے، جوان لکھ رہے ہیں کہ تڑپ رہے ہیں ہم کسی طرح وہاں پہنچ جائیں لیکن نہیں پہنچ سکتے ہے

ہر سے ہم راز سے کے پر شکستہ کیا کریں جن کے
ہوا میں اڑ گئے نالے گئیں بیکار فریادیں

یہ کیفیت ہے ان کی۔ ان کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اپنے بیماروں کے لئے دعائیں کریں اپنے صحت مندوں کے لئے دعائیں کریں۔ وہ جو ایمان میں کمزور ہیں ان کے لئے بھی دعائیں کریں جو ابھی کم واقف ہیں ان کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اور جن کو ایمانی تقویت نصیب ہوئی ہے اُن کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اور

اُن شہداء کے لئے بھی دعائیں کریں

جن کی تحریر یا ضبط کی نقلیں ابری ہوگئیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی مقبولیت پوری فرمانے کا انتظام فرما دیا اور ان کے لئے بھی دعائیں کریں جو شہادت کی تمنا لئے بیٹھے ہیں اور خدا سے اُمید لگائے بیٹھے ہیں کہ جب بھی ایسا وقت آئے گا وہ پیٹھ نہیں دکھائیں گے دعائیں کریں ان کے لئے بھی جو مظلوم ہیں اور ان کے لئے بھی جو ظالم ہیں۔ آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی امت میں سے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں یہ جو مجھے بہت پیارا ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ اس قوم کی تباہی ہم نہیں دیکھ سکتے۔ اور حالات ایسے پیدا ہو رہے ہیں کہ دن بدن ان کے لیڈر ان کے راہنما ان کو تباہی کے کنارے کی طرف لے جا رہے ہیں اور کچھ ایسی علامتیں ظاہر ہو رہی ہیں جن کی وجہ سے مجھے شدید خطرہ محسوس ہوتا ہے اور فکر پیدا ہوتی ہے اور اسی کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ پہلے شہادتیں ہوتی رہی ہیں اگر سندھ میں بہت کم اور شاذ و نادر۔ اس مرتبہ سندھ کو خصوصیت کے ساتھ اس فتنے کے لئے چنا گیا ہے کیونکہ پنجاب میں ان کی تحریک عملاً حقیقتاً ناکام ہو چکی ہے اور سندھ میں بہت سے علاقے ایسے ہیں کہ جن کا احمدیت سے کوئی زیادہ واسطہ نہیں یا احمدی نسبتاً کم ہیں اس لئے وہ ان کی چھوٹی باتیں مان جاتے ہیں بعض یہ بتا رہے ہیں یا بعض خبریں اس سے پہلے بھی مجھے ملی تھیں کہ بعض سیاسی پارٹیاں ایسا کر رہی ہیں ان علماء کو انگیخت بھی کر رہی ہیں اور پیسے بھی دے رہی ہیں۔ اور حالات خراب کئے جا رہے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح کچھ نہ کچھ ہو جائے گا احمدیت اگر شدید ہو گئی تو کچھ رد عمل ہو گا اور پھر اس حکومت کی مصیبت سے ہمیں نجات ملے گی۔ بہر حال کچھ بھی ہو امر واقعہ یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے ان کو یہاں تک ڈھیل دی ہے کہ یہاں شہادتیں ہو رہی ہیں اور قانون کے خلاف ہو رہی ہیں گذشتہ طریق سے ہٹ کر ہو رہی ہیں تو اکیلی

بہت سے خطرات بھی مضمر ہیں اور کچھ روشن امکانات بھی

ہیں خطرات تو اسی قسم کے ہیں جیسے حضرت سید الشہداء صاحبزادہ عبد اللطیفؓ کی شہادت سے افغانستان کو لاحق ہوئے۔ آپ کی شہادت کے بعد بھی قوم پر تباہی آ گئی۔ اور آج تک تو ایسی دردناک حالت میں سے وہ قوم گزر رہی ہے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح پیشگوئیاں فرمائی تھیں اسی طرح اس قوم کو مسلسل سزا مل رہی ہے۔ ایک اس طرح بھی یہ بات پوری ہو سکتی ہے۔ ایک اس طرح بھی پوری ہو سکتی ہے کہ جہاں خون بہتا ہے شہیدوں کا وہاں پھول بھی کھلتے ہیں وہاں وہ خون کے قطرے نئے گلزار کھلا دیتے ہیں نئے گلستان کھلا دیتے ہیں اور ہر قطرے کے بدلے خدا تعالیٰ بعض دفعہ ایک نئی سعید روح عطا فرما دیا کرتا ہے یہ دونوں قسم کی چیزیں قرآن کریم سے ثابت ہیں کہ شہادتوں کے نتیجہ میں کثرت کے ساتھ نمو کثرت کے ساتھ افزائش اور بے شمار فضل اور شہادتوں کے نتیجہ میں ایسی حالت بھی ہوتی ہے کہ پھر ان لوگوں کی صف لپیٹ دی جاتی ہے تو ان دونوں میں سے ایک بات لازماً ہو کے رہے گی۔ یا تو صوبہ سندھ خدا تعالیٰ کی پکڑ کے نیچے آنے والا ہے اگر یہ شرارت واقعتاً ریورٹوں کے مطابق بعض سندھی خود پر مشتمل سیاست دونوں کی ہے تو پھر یہ پکڑے جائیں گے اللہ تعالیٰ کے عذاب کے نیچے اور امتیازی نشان دکھایا جائے گا اور اگر یہ پنجابی شرارت کرنے والوں کی ہے کہ جن کی یہاں بس نہیں چلی تو وہاں چلے گئے ہیں تو پھر سندھ میں بسنے والے پنجابی بھی امن میں نہیں رہیں گے یہ میں آپ کو آج بتا دیتا ہوں اور بہت خوفناک دن آئیں گے ان کے لئے۔ اگر یہ بعض نہ آئے۔ ہمیں جو دکھ دیتے ہیں وہ تو ہم خدا کی رضا کی خاطر برداشت کرتے چلے جائیں گے صرف ہم انعامات پر راضی رہنے والے لوگ نہیں ہیں ہم تو ابتلاؤں پر بھی خوش ہونے کی عادتیں ڈال چکے ہیں اپنے آپ کو صبر و رضا کے گر سکھا چکے ہیں۔ اس لئے ہمیں تو ہر حال میں ٹھیک ہے صبر و

شکر اور رضا کی عادت ہے اسی طرح گزارا کرتے چلے جائیں گے۔ مگر تمہیں خوف ہے کہ جب خدا کی لاٹھی آتی ہے تو بے آواز ہوتی ہے پیشتر اس کے کہ تم محسوس کرو معلوم کر سکو کہ کیا تمہارے ساتھ ہوا تم گھیرے میں آچکے ہو گے لیکن اگر استغفار کرو، اگر خدا کی رحمت کی تقدیر کے طالب ہو، اگر یہ چاہتے ہو کہ خدائی نصرت ان کے نتیجہ میں آئے اور کثرت سے سندھ میں بیعتیں ہوں تو یہی ایک ذریعہ ہے تمہاری نجات کا
پس

میں جماعت کو یہ کہتا ہوں

کہ یہ دعا کریں اس میں بھی ایک لطف ہوتا ہے خدا کی پکڑ کو اس طرح دیکھنے کا کہ گویا تائید کا نشان ظاہر ہوا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں لیکن جب جیسے حالات گزرتے ہیں تو دکھ بھی ضرور بہت ہوتا ہے لیکن بخشش کے نتیجہ میں رحم کے نتیجے میں جو نعمتیں ملتی ہیں ان کا عجیب لطف ہے اس لئے اس لطف کے خواہاں ہوں، انتقام کے لطف کے اس لئے ان کے لئے بھی دعائیں کریں اور ایک دفعہ میں پھر تاکید کرتا ہوں کہ یہاں جو منتظمین ہیں ان کے لئے بھی دعا کریں بہت محنت کے ساتھ انہوں نے کام کیا ہے خصوصاً ہوا میں ماشاء اللہ ڈاکٹر سپیئر کا انتظام کچھ وہاں خراب ہوا مستورات میں لیکن کچھ یہاں ہو گیا۔ نئے تجربے والے لوگ ہیں یہ قادیان یا ربوہ کی طرح نہیں ہے ان کاموں میں واقف نہیں تھے ان کو یہ نہیں پتہ کہ اچانک کیا کچھ ہوا کرتا ہے۔ اس لئے یا اگر کسی سے غلطیاں بھی ہوئی ہیں۔ ان باتوں سے ناراض نہ ہوا جائے۔ پتہ ہے کہ امریکہ کو خواتین اور دوسری خواتین بعض بڑا ناراض تھیں کہ اتنا خرچ کر کے ہم آئے مجھے بھی تکلیف تو ہوئی لیکن یہ جو کام کرنے والے ہیں ان کی حق تلفی نہیں ہونی چاہیئے۔ ان کے لئے اگر ناراضگی کا اظہار کیا تھا آپ نے تو اب اس کا بدلہ اس طرح اتاریں کہ ان کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں بہت غیر معمولی محبت اور اخلاص سے انہوں نے کام کیا ہے اسی طرح باقی کارکنوں کا حال ہے ایک میں بھول گیا تھا ذکر کرنا شعبہ ٹیلیفون والوں کا اس میں بھی جو بڑے بڑے مخلص ایسے ہیں بڑی مشکل حالات میں انہوں نے مسلسل ٹیلیفون کو چوبیس گھنٹے سنبھالا ہے اور کمرہ اتنا چھوٹا تھا اُن کا اور ہوا کے بغیر۔ کوئی رستہ نہیں تھا باہر کا وہاں بیٹھ کر دم گھٹنے لگتا تھا۔ ایک دفعہ بڑے اصرار سے مولوی عبد الکریم صاحب نے جو اس میں کام کرتے ہیں مجھے کہا ہمارے کمرے میں ضرور آئیں میں نے کہا کہ ٹھیک ہے ویسے ہی محبت سے بلا رہے ہیں۔ لیکن جا کے پتہ چلا کہ اپنی محبت پیدا کرنے کے لئے بلا رہے ہیں کہ ایسے ایسے بھی ہیں ہماری چھت کے نیچے کبھی ان کا بھی تو خیال کیا کرو۔ چنانچہ میں نے کہا فوراً جس طرح بھی ہو ان کو اور کمرہ کھلا دو چند منٹ میں ہی وہاں دم گھٹتا تھا گرمیوں کے زمانے میں کوئی سوراخ نہیں کوئی رستہ نہیں۔ ہوا کا نہ ہی اور ٹیلیفون ایکسچینج لگا ہوا تھا وہاں بمشکل آدمی جس طرح کوٹ پہنا ہوتا ہے اس طرح کمرہ پہنا ہوتا تھا انہوں نے۔ اور پھر وہ باری باری بوڑھے بھی اور کمزور بھی اس میں ڈیوٹی دیتے رہے ہیں اور بغیر شکوے کے۔ صرف ان کو سمجھ آئی یہ مولوی عبد الکریم صاحب کو طریقہ بتانے کی شکوہ نہیں کیا دعوت دیدی ہے کہ ہمارے ہاں بھی ضرور تشریف لائیں۔ اسی طرح کام کیا ہے ان لوگوں نے تو

اِن کارکنوں کے لئے بہت دعائیں کریں

اور یہ دعائیں کریں کہ ان کا فضل ساری قوم پر نازل ہو جیسے نظر بھی آرہا ہے ہو رہا ہے خدا کے فضل سے بڑی توجہ پیدا ہو گئی ہے جب سے میں آیا ہوں تبلیغ کے رنگ بدل رہے ہیں دلچسپیاں بڑھ رہی ہیں پھیل کر رہے ہیں نئے نئے سبز ہرے بڑے قیمتی جوڑے اب پیدا ہوئے ہیں۔ لطف آتا ہے ان سے مل کر ایک جوڑا نیا جو آیا ہے وہاں سے ڈاکٹر سعید صاحب جہاں رہتے ہیں ڈاکٹر حامد اللہ خان اور ان کی بیگم امۃ الحئی بڑے اچھے کام کرنے والے ہیں تو ان دونوں جوڑوں کی مشترک کوششوں سے دو احمدی ہو سکے ہیں۔ اور بیعت کے اور دوسرے تیسرے دن ہی یوں لگتا تھا جس طرح صدیوں سے احمدی ہیں، پیدائشی، بڑے مخلص بڑے فدائی اور اندر جذب ہو گئی ہے احمدیت۔ تو خدا اللہ کا فضل ہے ان لوگوں کی خدمتیں رنگ لا رہی ہیں یا تو مانتے ہیں، تبلیغ کرتے ہیں، کوشش کرتے ہیں دعائیں کرتے ہیں، تو ان کے لئے بھی بہت دعائیں کریں۔ آپ جانے والے ان کے لئے اور

پیچھے رہ جانے والے

آپ کے لئے کریں گے اور میرے لئے بھی کریں کہ میں زیادہ سے دیر پیچھے رہتے

جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کا ۱۲واں کامیاب جلسہ سالانہ

محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کا بصیرت افروز پیغام ـــ علماء سلسلہ کی پُر مغز تقاریر

رپورٹ مرسلہ: مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ (اڑیسہ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کیرنگ کا ۱۲واں جلسہ سالانہ مورخہ ۱۱، ۱۲ مئی کو منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

انتظامات

جلسہ سالانہ کے انتظامات کو احسن رنگ میں سرانجام دینے کے لئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس کے تحت تمام شعبہ جات کے لئے علیحدہ علیحدہ ڈیوٹیاں تقسیم کی گئیں۔ چنانچہ اس کے مطابق کافی روز پہلے ہی چندوں کی وصولی وغیرہ کا کام مکمل ہو گیا۔

جلسہ سالانہ کی تشہیر کے لئے بڑے بڑے پوسٹرز اور ہزاروں کی تعداد میں ہینڈ بل شائع کروائے گئے۔ اور وفود بھجوا کر قریب کے دیہات میں مشتہر کئے گئے۔ اسی طرح اخبار "سماج" میں جلسہ سالانہ کے بارہ میں اعلان دیا گیا۔ اڑیسہ کی تمام جماعتوں کو چٹھیاں بھی لکھی گئیں۔

مسجد احمدیہ کیرنگ کے عقبی میدان میں خدام الاحمدیہ کیرنگ نے دن رات ایک کر کے بڑی محنت سے ایک خوبصورت جلسہ گاہ تعمیر کی۔ اور اسے رنگ برنگی جھنڈیوں اور برقی قمقموں سے مزین کیا۔

مہمانان کرام کی تشریف آوری

مرکزی ہدایت پر جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد مورخہ ۱۰/۵/۸۵ کی صبح کو کیرنگ پہنچ گئے۔ مکرم جناب سید محمد نور عالم صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ بھی ہماری دعوت کو قبول کر کے کیرنگ تشریف لائے۔ اس طرح مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور، مکرم مولوی صباح الدین صاحب، مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب، مکرم مولوی اسمٰعیل خانصاحب، مکرم سید غلام ہادی صاحب معلم وقف جدید اور مکرم محمد رحمت اللہ صاحب معلم ہلدی پدا۔ بھی کبڑو باڑا سے بر وقت کیرنگ پہنچ گئے۔ علاوہ ازیں صوبہ اڑیسہ کی تقریباً سبھی جماعتوں کے نمائندگان نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ بہت سے ہندو اور غیر احمدی دوست بھی جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

مورخہ ۱۰/۵/۸۵ کو مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ نے خطبہ جمعہ پڑھایا۔

پہلا دن ـــ پہلا اجلاس

مورخہ ۱۱/۵/۸۵ کو نماز تہجد خاکسار شیخ عبدالحلیم مبلغ نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب نے درس دیا۔ ناشتہ اور ضروریات سے فراغت کے بعد صبح ۹ بجے مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس کی زیر صدارت جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید خاکسار شیخ عبدالحلیم نے کی۔ اس کے بعد صدر اجلاس نے پرچم کشائی کی رسم ادا کی۔ جبکہ تمام احباب کرام تعظیماً کھڑے ہو کر زیر لب دعائیں کرتے رہے۔ اور آخر میں فلک شگاف نعروں سے فضاء کو معمور کر دیا۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف انور صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھی۔ بعدہٗ مکرم مولوی حمید الدین شمس صاحب نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کا زبانی پیغام سنایا۔ بعدہٗ محترم صدر جلسہ نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ اور زریں نصائح سے نوازا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس کی "ہستی باری تعالیٰ" کے عنوان پر تھی۔ آپ نے احسن رنگ میں اپنے مضمون کو بیان کیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ نے "سیرت النبی صلعم" کے موضوع پر تقریر کی۔ تیسری تقریر مکرم مولوی سید غلام ہادی صاحب کی "انسان کی پیدائش کی غرض و غایت" کے عنوان پر اڑیہ زبان میں اور آخری تقریر خاکسار شیخ عبدالحلیم مبلغ کی "اسلام کے دور اول اور دور ثانی میں موازنہ" پر ہوئی۔ آخر میں صدر اجلاس نے اپنے صدارتی خطاب میں آیت قرآنی اشداء بالرحمٰن ربك الذى خلق .... الخ کی تشریح کی آپ کا خطاب نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔ ٹھیک ½۱۲ بجے اجلاس کی کاروائی ختم پذیر ہوئی۔

عید گاہ میں اجتماعی دعا

½۲ بجے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھی گئی۔ اس کے بعد تمام احباب عید گاہ میں دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ واضح رہے کہ چند دن قبل مکرم شرافت احمد خان صاحب ابن مکرم خان بہادر مصاحب خان صاحب مرحوم نے اپنے باغ میں سے ایک قیمتی قطعہ زمین عید گاہ کے لئے وقف کیا تھا۔ جہاں مکرم مولوی محمد عمر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ خان صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس ٹھیک پانچ بجے محترم سید محمد نور عالم صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم فضل الرحمٰن خانصاحب کی تلاوت اور مکرم خضر حیات صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی اسمٰعیل خان صاحب نے "ہماری تبلیغی ذمہ داری" کے عنوان پر مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب نے "درتمان یگ کا اوتار" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور نے ایک نعت پڑھی۔ اس کے بعد مکرم احسان الحق خانصاحب کی تین تبلیغی نظموں کو جنہیں لوکل جماعت نے "دھرم تری" کے نام سے ایک کتاب کی شکل میں چھپوایا ہے کی مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے رسم اجرائی ادا کی۔ یہ کتاب بے حد پسند کی گئی اور کافی تعداد میں فروخت ہوئی۔ بعدہٗ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے "عشق رسول اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر تقریر کی اس کے بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ نے سورۃ زلزال کی مختصر تشریح کی۔

اسٹیٹ منسٹر فوڈ اینڈ سپلائی کی آمد

اس موقع پر جناب حبیب اللہ خان صاحب اسٹیٹ منسٹر فوڈ اینڈ سپلائی کیرنگ تشریف لائے۔ آپ کی خدمت میں مکرم انیس الرحمٰن خانصاحب صدر جماعت نے ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد آپ نے خطاب کیا۔ جس میں جماعت کے بعض جائز مطالبات کو پورا کرنے کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد صدر اجلاس کی اجازت سے رات ½۸ بجے جلسہ کی کاروائی ختم ہوئی۔

تیسرا اجلاس

مورخہ ۱۲/۵/۸۵ کو تہجد کی نماز خاکسار شیخ عبدالحلیم نے پڑھائی اور نماز فجر کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ نے درس دیا۔

ٹھیک صبح ۹ بجے مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب کی صدارت میں تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت مکرم وسیم احمد صاحب مبارک نے کی۔ نظم مکرم شیخ اسحٰق صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب، مکرم مولوی صباح الدین صاحب مکرم مولوی محمد عمر صاحب، مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ، خوردھا کے تحصیل دار صاحب اور مکرم احسان الحق خان صاحب نے تقاریر کیں۔

ایڈیٹر سماج کی آمد اور تقریر

اس موقع پر شری رادھا ناتھ رتھ ایڈیٹر سماج کٹک جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لے آئے۔ آپ نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ آج دنیا میں امن کیسے پیدا ہوگا۔ اس سلسلہ میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام لیا۔ اور آپ کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ آخر میں مکرم صدر اجلاس نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔

چوتھا اور آخری اجلاس

نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھی گئی۔ اس کے بعد ٹھیک ۵ بجے مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ کی صدارت میں جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ مکرم عبداللہ بلال صاحب کی تلاوت اور عزیزہ عصمت بیگم اور مکرم خضر حیات صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ نے "صداقت مسیح موعودؑ" کے عنوان پر اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے "وفات مسیح"

(باقی صفحہ [illegible] پر)

قسط سوم

تحریکِ احمدیت پر تنقید کا علمی جائزہ

از محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد، مؤرخ احمدیت

(پانچویں اعتراض کے جواب کے تسلسل میں)

اس سے میرا کلام نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک شعر میں "ہجوم خلق" کے باعث قادیان کو "ارض حرم" کہا گیا ہے۔ مگر ذوقِ سخن رکھنے والے بزرگ بخوبی جانتے ہیں کہ حرم کا لفظ عربی اور اردو زبان میں محترم، پاک اور مقدس چیز کے لئے مستعمل ہے۔ حتی کہ بیوی کو بھی حرم کہا جاتا ہے۔ مسجد حضرت داتا گنج بخش لاہور کے دروازہ پر علامہ اقبال کا یہ قطعہ تاریخ آج تک کندہ ہے ؎

سال بنائے حرم رہنما، خواجہ بہتر نشین دز پائے حق
چشم بہ "المسجد الاقصٰی" فگن۔ "الذی بارکنا" ہم بگو شم

اقبال یہ بھی فرماتے ہیں ؎

گوتم کا جو وطن ہے جاپان کا حرم ہے
عیسیٰ کے عاشقوں کا چھوٹا یروشلم ہے [۲]

حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک اصطلاحی حج کا مقام خدا تعالیٰ نے ازل سے ابد تک خانۂ کعبہ اور مکہ مکرمہ کو مقرر فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور دوسرے اکابر جماعت نے خدا کے اسی پیارے اور مقدس گھر کا حج کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی کتاب "تعمیر بیت اللہ کے تیئیس مقاصد" اس سلسلہ میں شاہکار ہے پس حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کو اصطلاحی حج کے لئے قادیان بھجوانے کا افسانہ محض ذہنی اختراع ہے۔ البتہ یہ مسلّمہ حقیقت ہے جس سے کوئی محقق و عارف انکار نہیں کر سکتا کہ صوفیاء، اصفیاء اور بزرگانِ دین کو لفظ "حج" سے تعبیر کرتے آرہے ہیں مثلاً

حضرت غوث اعظم سید عبد القادر جیلانی قطب ربانی محبوب سبحانی قدس سرہٗ "الفتح الربانی" کی تینتالیسویں مجلس میں فرماتے ہیں۔ "جاہل! پہلے میرا حج کر پھر بیت اللہ کا حج کر۔ میں کعبہ کا دروازہ ہوں میرے پاس آ۔"

سلطان مشائخ پیشوائے شریعت و طریقت حضرت ابو الحسن خرقانیؒ کا ارشاد ہے "ایک مومن کی زیارت کرنے کا ثواب ستر مقبول حجوں برابر پاؤ گے"۔ [۱]

مشہور کتاب "تذکرۃ الاولیاء" میں لکھا ہے کہ ایک سید تھے جن کو ناصری کہتے تھے ان کا ارادہ حج کا ہوا۔ جب بغداد پہنچے تو حضرت جنید بغدادی کی زیارت کو گئے آپ کی عارفانہ باتوں کو سن کر رونے لگے اور عرض کیا میرا حج یہیں ہے مجھے خدا کی راہ بتا دیجئے۔ حضرت جنید نے فرمایا تمہارا یہ سینہ خدا کا حرم خاص ہے کسی نامحرم کو جگہ نہ دو۔ [۲]

ایک بزرگ مشہور تابعی اور صوفی مرتاض حضرت ابو حازم مکی کی خدمت میں حج کا عزم کر کے پہنچے۔ دیکھا کہ آپ سو رہے ہیں۔ بیدار ہوئے تو فرمایا اسی وقت میں نے پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے حضور نے مجھے تم کو یہ پیغام پہنچانے کا حکم دیا کہ ماں کے حق کا خیال کرو تمہارے لئے یہ حج کرنے سے بہتر ہے لوٹ جاؤ اور ان کے دل کی رضا طلب کرو چنانچہ وہ حج کرنے کی بجائے واپس لوٹ گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ارشاد مبارک ہے کہ "من قضی لاخیہ المسلم حاجۃ کان لہ من الاجر کمن حج" جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے اسے حج کا ثواب ملتا ہے

اب رہ گیا اعتراض کا یہ آخری جزو کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ ہے کہ ان پر تین لاکھ آیات کی وحی اتری جن میں سے پچاس ہزار مختلف ذرائع سے روپیہ حاصل کرنے سے متعلق تھیں۔ سو ایسی کوئی عبارت سرے سے آپ کی کتب میں پائی ہی نہیں جاتی ہاں "حقیقۃ الوحی" صفحہ ۳۳۳ پر یہ ضرور لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کی مجھ سے یہ عادت ہے کہ اکثر جو نقد روپیہ آنے والا ہو یا جو چیزیں تحائف کے طور پر ان کی خبر قبل از وقت بذریعہ الہام یا خواب مجھ کو دے دیتا ہے اور اس قسم کے نشان پچاس ہزار سے کچھ زیادہ ہوں گے" اس عبارت پر شرعاً کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا کیونکہ اس میں "یرزقہ من حیث لا یحتسب" کی قرآنی صداقت کا بار بار ظہور کا تذکرہ ہے۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ جو حضرات یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو علم غیب کا یہ معجزہ دیا گیا تھا کہ آپ لوگوں کو بتا دیتے تھے کہ وہ کیا کھا چکا ہے کل کیا کھائے گا اور کیا سٹور کرے گا۔ [۱] انہیں تو حضرت بانی سلسلہ کے غیبی نشانات کو تختۂ مشق بنانا زیب نہیں دیتا۔

چھٹا اعتراض

شریعت نے چودہ سو سال قبل نبی اور رسول کا لفظ اصطلاحی معنی میں پیغمبر کے لئے مخصوص کر دیا ہے اس لئے اب لغوی معنوں میں بھی اس کا استعمال جائز نہیں۔ وضع اصطلاح کے بعد لغوی معنے متروک ہو جاتے ہیں اور متوازی نہیں چل سکتے۔

جواب:- یہ ایک نہایت اہم اور بنیادی اعتراض ہے مگر چونکہ میرے مدنظر تنقید نہیں بلکہ خالصۃً تحقیق ہے اس لئے مناسب ہوگا کہ اس کا جواب دینے کی بجائے میں چودہ سو سالہ دینی لٹریچر سے چند حقائق پیش کر کے فیصلہ قارئین پر چھوڑ دوں ؎

نہیں کچھ کینہ نہیں بھائی نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

تعجب:-

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صاحبزادہ ابراہیم کی نسبت آیت خاتم النبیین کے نزول کے تین سال بعد فرمایا "اما واللہ انہ لنبی ابن نبی" [۱] خدا کی قسم وہ نبی اور نبی کا بیٹا ہے۔

۲۔ فرقہ امامیہ کی مستند تفسیر قمی میں ہے "ھذا نبی اھل الکوفۃ" [۲] یہ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) اہل کوفہ کے نبی ہیں۔

۳۔ حضرت اکرم صابری "اقتباس الانوار" صفحہ ۴۳۱ پر فرماتے ہیں کہ چشتی نبی ہند گیا۔

۴۔ حضرت شاہ فرید گنج شکر قطب عالم کا فرمان ہے ؎

من ولیم من علی و من نبی [۳]

۵۔ پیران پیر حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ کا ارشاد مبارک ہے "اوتی الانبیاء اسم النبوۃ و اوتینا اللقب ..... ویسمی صاحب ھذا المقام من انبیاء الاولیاء" [۴] انبیاء کو تو نبی کا نام دیا گیا ہے اور ہم اسی لقب نبوت پاتے ہیں ..... یہ مقام رکھنے والا انسان انبیاء الاولیاء میں سے ہے۔

۶۔ حضرت مولانا رومؒ فرماتے ہیں:- ؎

کو نبی وقت خویش است اے مرید [۵]

---

[۱] "الفتاوی الحدیثیہ" صفحہ ۱۷۶ تالیف "خاتمۃ الفقہاء والمحدثین" الشیخ احمد شہاب الدین بن حجر الہیتمی المکی وفات ۹۷۴ھ

[۲] جلد ۲ صفحہ ۲۰۴ - ۲۸۵

[۳] حقیقت گلزار صابری صفحہ ۳۹۲ از حضرت مخدوم زمن شاہ محمد حسن صاحب صابری چشتی۔

[۴] "الیواقیت والجواہر" جلد ۲ صفحہ ۴۳ - ۴۴ از حضرت امام عبد الوہاب شعرانیؒ متوفی ۹۷۶ھ

[۵] مثنوی دفتر پنجم

---

[۱] "المعجم الاعظمی"، فرہنگ آصفیہ

[۲] "باقیات اقبال" صفحہ ۴۹۰ ناشر آئینہ ادب چوک مینار انارکلی۔ لاہور۔ طبع دوم ۱۹۶۶ء، "لاہور نقوش نمبر صفحہ ۵۴۰۔"

[۳] "باقیات اقبال" صفحہ ۳۳۸ -

[۴] حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ فرمایا کرتے تھے:- "یہ فقیر جہاں رہے گا وہیں مکہ اور مدینہ اور روضہ ہے۔" "خیر الافادات" (ملفوظات مولانا اشرف علی تھانوی) ناشر ادارہ اسلامیات لاہور (اشاعت اگست ۱۹۸۲ء)

---

[۱] ظہیر الاصفیاء ترجمہ اردو تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۵۰۲ ناشر حاجی چراغ الدین سراج الدین تاجران کتب کشمیری بازار لاہور ۱۹۱۷ء

[۲] ایضاً صفحہ ۳۲۸

---

[۱] جامع الصغیر للسیوطیؒ جلد ۲ صفحہ ۱۷۸

[۲] حاشیہ قرآن از مولانا سید محمد نعیم الدین صاحب و مولانا سید مقبول احمد شاہ دہلوی زیر آیت آل عمران: ۵۰

اے مرید! پیر اپنے وقت کا نبی ہوتا ہے

۷۔ صدیوں قبل کے ایک عرب ادیب و ناصل کا شعری کلام ہے:۔ ؎

نَقَلْتُ لَہٗ اصح لدیک أنی
نبیّ العاشقین بلا محالہ[1]

۸۔ شاعرِ مشرق ڈاکٹر سر محمد اقبال نے انجمن حمایتِ اسلام لاہور کے انیسویں سالانہ اجلاس (منعقدہ اپریل ۱۹۰۴ء) میں، اکابرِ برصغیر کے سامنے مولانا حالی کی نظم سنائی اور اس کے پڑھنے سے قبل فی البدیہہ رباعی پڑھی ؎

مشہور زمانے میں ہے نام حالی
معمورِ مئے حق سے ہے جام حالی
میں کشورِ شعر کا نبی ہوں گویا
نازل ہے مرے لب پہ کلام حالی[2]

۹۔ سعودی عرب کے مدارس میں نصابی کتاب "القراۃ الاعدادیہ" کا ایک شعر گاندھی سے متعلق:۔

نبیٌّ مثل کنفیوشس. اومن ذالک العہد
(گاندھی جی) کنفیوشس کی طرح نبی ہیں یا اسی عہد سے ہیں۔[3]

۱۰۔ روسی سائنسدان خنڈلیف "نبی" رسالہ "کاروان سائنس" کراچی[4]

۱۱۔ اخبار "الکویت" (۱۵ اکتوبر ۱۹۷۰ء) نے جمال عبدالناصر صدر جمہوریہ مصر کی موت پر عربوں کے نامور شاعر نزار قبانی کا مرثیہ قتلناک ..... یا آخر الانبیاء قتلناک .....[5]
اے آخری نبی ہم نے تجھے قتل کر دیا۔ بے شک ہم نے تجھے قتل کر ڈالا۔
(ماہنامہ "پیغام" کراچی نومبر ۱۹۷۷ء صفحہ ۱۱ پر اقبال کو "آخری پیغمبر" کہا گیا ہے)

رسول :۔

۱۲۔ سورہ یوسف ع ۷ میں ہے قال الملک ائتونی بہ فلما جاءہ الرسول قال ارجع الیٰ ربک۔ مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی کے الفاظ میں اس آیت کا ترجمہ یہ ہے جب پہنچا اس کے پاس بھیجا ہوا آدمی کہا لوٹ جا اپنے خداوند کے پاس۔"

۱۳۔ دار الشوریٰ بیروت نے "القذافی رسول الصحراء" کے نام سے شائع کی۔ بیروت ہی سے ایک کتاب "محمد علی القائد اعظم" شائع ہوئی ہے جس کے صفحہ ۱۷ پر قائد اعظم کو "رسول التوفیق والسلام" کے خطاب سے یاد کیا گیا۔ یہ کتاب ۱۹۵۲ء میں شفیق نقاش کے قلم سے چھپی تھی۔

۱۴۔ اخبار المنبر اکتوبر ۱۹۷۶ء میں جلالۃ الملک شاہ فیصل کو "الرسول" کے لفظ سے یاد کیا گیا۔

۱۵۔ ۱۹۵۶ء میں پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان سعودی عرب کے دورہ پر جدہ گئے تو ان کا سرکاری سطح پر "رسول اسلام" کے نعروں سے استقبال کیا گیا۔[1]

امیر المومنین :۔

۱۶۔ مشہور مؤرخ علامہ علی بن برہان الدین الحلبی (متوفی ۱۰۴۴ھ) سیرت الحلبیہ جلد ۳ صفحہ ۱۳۹ پر لکھتے ہیں کہ "فبعث علیھم عبد اللہ وسمّاہ رسول اللہ امیر المومنین فھو اوّل من تسمّیٰ فی الاسلام بامیر المومنین ثم بعدہ عمر بن الخطاب" یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جحش کو لشکر کا سردار بنا کر بھیجا اور انہیں "امیر المومنین" کا نام دیا۔ پس اسلام میں امیر المومنین کے نام اوّل نمبر پر حضرت عبداللہ بن جحش اور پھر حضرت عمر بن خطاب موسوم ہوئے۔ "مقدمہ ابن خلدون" سے یہ حیرت انگیز انکشاف ہوتا ہے کہ عرب لوگ آنحضرت کو امیر مکہ اور صحابہ کرام حضرت سعد بن ابی وقاص رضی کو امیر المومنین کہتے۔ (اردو ترجمہ ص ۲۵۸ ناشر نور محمد اصح المطابع کراچی)

۱۷۔ قدیم محدثین میں سے حضرت امام مالک[2]، حضرت سفیان ثوری[3]، حضرت امام بخاری[4]، حضرت امام دار قطنی[5]، حضرت شعبہ بن حجاج[1] کو امیر المومنین فی الحدیث یا امیر المومنین فی الروایہ اور نحویوں میں سے ابو حیان نحوی ناطی کو امیر المومنین فی النحو" کے لقب سے یاد کیا گیا۔ اسلامی لٹریچر میں حضرت حسن بصری کو بھی امیر المومنین کہا گیا ہے۔[2]

۱۸۔ اموی اور عباسی خاندان کے بادشاہ "امیر المومنین" کہلاتے تھے۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ (دانش گاہ پنجاب) کے مطابق شیعوں کا فرقہ امامیہ "امیر المومنین" کا لقب صرف سیدنا حضرت علی بن ابو طالب کے لئے مخصوص سمجھا جاتا ہے۔ اسماعیلیوں کا ہر فرقہ اسے اپنے مسلمہ خلفاء کے لئے استعمال کرتا ہے۔ زیدی شیعوں کے نزدیک ہر وہ علوی جو بزورِ شمشیر اپنے اقتدار کو منوا لے خود کو امیر المومنین کہلا سکتا ہے۔

۱۹۔ حضرت سید احمد صاحب بریلوی اور حضرت سید محمد اسماعیل شہید دہلوی کی نسبت مولانا محمد جعفری صاحب تھانیسری نے "سوانح احمدی" میں متعدد بار "امیر المومنین" کا لفظ استعمال کیا اور صفحہ ۱۲۰ پر اس کی وجہ یہ بتائی کہ "لاکھوں لوگوں نے ان کی بیعت امامت کر کے اُن کو اپنا سردار بنا لیا۔ پس اس روز سے آپ بلفظ امام یا امیر المومنین یا خلیفہ کے مشہور ہیں۔

۲۰۔ مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری استاذ الاساتذہ و مدرس مدرسہ آرہ مولوی سید نذیر حسین صاحب دہلوی کو "امیر المومنین" قرار دیتے ہوئے لکھا۔

ھو امام اھل الحدیث فی زمانہ، امیر المومنین فی الحدیث فی اوانہ"[3]

۲۱۔ پروفیسر سراج الدین محمد الیاس برنی ایم اے ایل ایل بی علیگ نے اپنی کتاب کا آغاز ہی نظام حیدر آباد دکن کو "امیر المومنین" بتلانے سے کیا ہے فرماتے ہیں۔
" اس پُرآشوب زمانے میں حیدر آباد فرخندہ بنیاد حُبِ نبی اور عظمتِ رسول کا مسکن و مامن بنا ہوا ہے اور کیوں نہ ہو کہ جو یہاں امیر المومنین ہے وہ سب سے بڑھ کر فدائے سید المرسلین ہے"[4]

مسلم یا مسلمان :۔

۲۲۔ قرآن مجید میں ہے کہ حضرت سلیمان ؑ نے ملکہ بلقیس کو خط لکھا "انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الا تعلوا علیّ واتونی مسلمین ۵ (النمل) اس آیت میں "مسلمین" کے معنی مفسّرِ اسلام حضرت علامہ عبداللہ بن محمد الشیرازی نے اپنی معرکہ آرا تفسیر "انوار التنزیل واسرار التاویل" میں اور حضرت مصلح الدین سعدی اور حضرت شاہ عبد القادر دہلوی ؒ نے اپنے ترجمہ قرآن میں مطیع اور حکم بردار کے لئے ہیں۔ عہدِ حاضر کے علماء میں سے مولانا سید حکیم مقبول احمد صاحب دہلوی، مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی، مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے بھی اس کے معنی فرمانبرداری کے کئے ہیں۔

۲۳۔ حدیثِ نبوی ہے "المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہٖ" [1] جس شخص کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں وہ مسلمان ہے۔

۲۴۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نے مسلم لیگ کانفرنس میرٹھ میں فرمایا "مسلم لیگ نے اپنے دستور میں اعلان کر دیا ہے ہماری مراد مسلم کے لفظ سے صرف اس قدر ہے کہ اس میں شریک ہونے والا اسلام کا دعویٰ رکھتا ہو اور اس کلمہ پڑھتا ہو۔" خطبہ صدارت صفحہ ۱۵-۱۶)

۲۵۔ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی نسبت "الافاضات الیومیہ[2]" حصہ دوم ص ۱۴۱ میں یہ واقعہ درج ہے کہ "ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت بغیر کلمہ پڑھے ہی نماز فرض ہو جائیگی۔ فرمایا کلمہ پڑھے یا نہ پڑھے جب عزم کر لیا بعد اطلاع کر دی کہ مسلمان ہے، نماز فرض ہو گئی ہے عرض کیا کہ عزم کر لینے سے مسلمان ہو جاتا ہے؟ فرمایا "جی ہاں عزم کر لینے سے مسلمان ہو جاتا ہے۔"

مولانا نے ایک اور موقعہ پر فرمایا:۔
"فرمایا حدیث میں (جس کے الفاظ یہ ہیں من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الخ) اکل ذبیحتنا سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ذبیحہ جو مخصوص ہو اہل اسلام کے ساتھ اس کا کھانا بھی شعائر اسلام میں داخل ہے نیز ایک لطیف اشارہ ہے اس طرف کہ آئندہ ایک زمانہ میں بعض لوگ نماز نہیں پڑھیں گے صرف گوشت کھانے کے مسلمان ہوں گے ان کے اسلام کی یہی علامت ہو گی ورنہ صلّی صلوتنا کے بعد اس کی کیا ضرورت تھی عرض اس کو بھی حقیر نہ سمجھے۔[3]

(باقی)

---

[1] "الرمز النظری ترجمۃ ادبار العصر" الجزء الثانی صفحہ ۲۳۰ تالیف حضرت علامہ عصام الدین عثمان بن علی مراد العمری متوفی ۱۱۸۴ھ مطبع المجمع العلمی العراقی ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء
[2] "باقیات اقبال" صفحہ ۲۴۵ (بحوالہ صفحہ سابق)
[3] اخبار "رضائے مصطفیٰ" ۱۵ صفر المظفر ۱۳۷۹ھ صفحہ ۵
[4] رسالہ "کاروان سائنس" کراچی جلد ۲ شمارہ ۲ (دوسری سہ ماہی ۱۹۶۵ء)
[5] رسالہ "چٹان" لاہور ۹ نومبر ۱۹۷۰ء صفحہ ۵ (عکس "الکویت" مع ترجمہ)

[1] "الاعتصام" ۲۵ جنوری ۱۹۵۷ء صفحہ ۷
[2] "تاریخ الحدیث" صفحہ ۲۰۷ از پروفیسر عبدالصمد صارم الازہری ناشر امین الادب اردو بازار لاہور۔
[3] تہذیب التہذیب جلد ۴ ص ۱۱۳ از حضرت الامام شیخ الاسلام ابن حجر العسقلانی۔
[4] "تاریخ الحدیث" ص ۲۱۷ از پروفیسر عبدالصمد الصارم
[5] دیباچہ "السنن دار قطنی" ناشر السید ہاشم الیمانی المدنی (مرتب ابو الطیب محمد شمس الحق الصدیقی عظیم آبادی)

[1] حلیۃ الاولیاء ابو نعیم جلد ۷ صفحہ ۱۴۴ (بحوالہ دائرہ معارف اسلامیہ دانش گاہ پنجاب)
[2] "نفح الطیب" (المصری) صفحہ ۸۲۶
[3] "سیرت نظامی"
[4] "الحیات بعد الممات" صفحہ ۲۴۵ از حافظ عبد الغفار سلفی ناشر مکتبہ شعیب حدیث منزل۔ کراچی ۱

— ۔ —

[1] ترمذی۔ نسائی۔ مسند احمد بن حنبل۔ صحیح ابن حبان بحوالہ جامع الصغیر للسیوطی ؒ جلد ۲ صفحہ ۱۸۵
[2] ناشر کتب خانہ امدادیہ۔ کراچی ۱۹
[3] "الافاضات الیومیہ" من الافادات القومیہ" حصہ اول ۲۳۰

جلسہ ہائے یوم خلافت کا بابرکت انعقاد

★ — مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ صادرواہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ [illegible] کو مکرم عبدالرحمٰن صاحب خان کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم میر خورشید احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم عبدالحفیظ صاحب طاہر کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبدالغفار صاحب، مکرم عزالحق نویسی صاحب اور خاکسار ماسٹر رحمت اللہ نے خلافت کی اہمیت و برکات پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔ دوران جلسہ عزیزان گوہر حفیظ، گوہر حفیظ، عبدالرشید، میر عطاء اللہ نصرت اور مکرم میر عبدالقیوم صاحب نے نظمیں پڑھیں۔

★ — مکرم محمد رفیق صاحب جٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ریشی نگر کشمیر تحریر کرتے ہیں کہ ۲۸ مئی کو مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ ریشی نگر کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم عبدالحیٔ صاحب معلم وقف جدید نے کی۔ اور نظم مکرم محمد شفیع صاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انور نے یوم خلافت کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ ہی جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ — مکرم سعید جاوید عالم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ خانپور ملکی اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۳ مئی ۸۵ کو بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد میں مکرم مولوی کے۔ عبدالسلام صاحب معلم وقف جدید کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم محمد الاسلام صاحب نے کی اور خاکسار کے عہد دہرانے کے بعد مکرم انور حسین صاحب ایم اے نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار سعید جاوید عالم، مکرم عادل رشید صاحب زیدی، مکرم مولوی کے۔ عبدالسلام صاحب، مکرم اطہر حسین صاحب اور مکرم ہارون رشید صاحب بی اے نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم فیاض احمد صاحب، عزیز ظفر عالم سلمہٗ، مکرم عبدالحفیظ صاحب اور مکرم راشد مجید صاحب نے نظمیں پڑھیں بعدہٗ دعا جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

★ — محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھاگلپور لکھتی ہیں کہ مورخہ ۲۷ مئی کو خاکسار کے مکان پر جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ قرآن شریف کی تلاوت مع ترجمہ خاکسار نے کی نظم خوانی اور درس حدیث کے بعد محترمہ فرخندہ آفتاب صاحبہ، محترمہ [illegible] یونس صاحبہ، محترمہ البشریٰ [illegible] صاحبہ، محترمہ شاکرہ خورشید صاحبہ، محترمہ امۃ النصیر بشریٰ صاحبہ اور خاکسار جمیلہ بیگم نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

مجالس خدام الاحمدیہ کا آٹھواں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کا ساتواں

سالانہ مرکزی اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مجالس خدام الاحمدیہ کے آٹھویں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کے ساتویں سالانہ مرکزی اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

قائدین کرام نہ صرف خود اپنے اس بابرکت روحانی اجتماع میں شریک ہوں بلکہ اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اجتماع میں بھجوانے کی کوشش کریں واضح رہے کہ معیار انعام خصوصی کے مطابق سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی کم از کم دس فیصد نمائندگی ضروری ہے۔ اجتماع سے پہلے پہلے چندہ اجتماع کی صد فیصد فراہمی کی بھی کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ نمائندگان مجالس کو اس میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

فہرست نمبر (۲)

قادیان میں فدیہ صیام اور افطاری کی رقم بھجوانے والے

مخلصین جماعت

۱۔ مکرم عبدالسلام صاحب ٹاک
۲۔ مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ حیدرآباد
۳۔ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی قادیان
۴۔ مکرمہ رضیہ مظہر صاحبہ یادگیر
۵۔ مکرم یوسف شریف صاحب سورب
۶۔ ״ اے ایچ سعیدی صاحب [illegible]
۷۔ ״ انور احمد صاحب سردار
۸۔ ״ مسعود علی صاحب برہ پورہ
۹۔ مکرمہ ایم زاہدہ صاحبہ مدراس
۱۰۔ مکرم ایم نور احمد صاحب سورب
۱۱۔ مکرمہ امۃ المنیر صاحبہ یادگیر
۱۲۔ اہلیہ صاحبہ سید [illegible] علی صاحب نیویارک امریکہ
۱۳۔ مکرم طیب علی صاحب بنگالی قادیان
۱۴۔ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب قادیان
۱۵۔ مکرم افتخار احمد صاحب اشرف قادیان
۱۶۔ مکرمہ صغریٰ شمیم صاحبہ دارالرحمت ربوہ
۱۷۔ ״ ربیعہ مجید صاحبہ ربوہ
۱۸۔ مکرم محمد لطیف صاحب کانپور
۱۹۔ مکرمہ طاہرہ محمود صاحبہ بٹالہ
۲۰۔ ״ صفیہ بیگم صاحبہ قادیان
۲۱۔ مکرم ایس این [illegible] صاحب نیویارک
۲۲۔ مکرمہ امۃ الوحید [illegible] صاحبہ نیویارک
۲۳۔ مکرم [illegible] صاحب ناصر نیویارک
۲۴۔ مکرم داؤد احمد صاحب انگلینڈ
۲۵۔ ״ مسعود احمد صاحب مع اہلیہ نیویارک
۲۶۔ مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ انگلینڈ
۲۷۔ ״ نذیر بیگم صاحبہ
۲۸۔ ״ شفیقہ مقصود بٹ صاحبہ
۲۹۔ ״ فرحانہ مسعود بٹ صاحبہ
۳۰۔ مکرم مشہود احمد صاحب بٹ انگلینڈ
۳۱۔ مکرمہ البشریٰ بٹ صاحبہ
۳۲۔ مکرم میاں عبدالسلام صاحب ذاکر ربوہ
۳۳۔ ״ محمود علی خان صاحب مع اہلیہ U.S.A
۳۴۔ بذریعہ لنڈن مشن
۳۵۔ مکرم انصار علی صاحب ٹرینیڈاڈ
۳۶۔ ״ محمد اسحٰق صاحب اہل خانہ
۳۷۔ ״ عبدالرشید صاحب ابوظہبی
۳۸۔ مکرمہ بشریٰ منیر صاحبہ بریڈفورڈ
۳۹۔ ״ حفیظہ صادقہ بٹ صاحبہ انگلینڈ
۴۰۔ مکرم نصیر احمد صاحب ساہیوال
۴۱۔ مکرمہ انور سلطانہ صاحبہ کراچی
۴۲۔ ״ مبارکہ سلطانہ [illegible] صاحبہ
۴۳۔ ״ ثریا بیگم صاحبہ [illegible] کینیڈا
۴۴۔ مکرم حمید احمد سعید صاحب کینیڈا
۴۵۔ مکرمہ [illegible] کھوکھر صاحبہ لنڈن

[illegible]

خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (بقیہ)

والوں میں شامل ہوں۔ اور پھر آپ سے آگے بھی کیونکہ ساری محبتیں اپنی جگہ مگر خدا کی قسم میرا آپ کے بغیر دل نہیں لگ رہا۔ میں ہر ممکن ضبط کرتا ہوں ہر ممکن کوشش کرتا ہوں۔ لیکن ربوہ اور پاکستان کے فدائیوں کے ساتھ ایک لمبا عرصہ خدمت کا موقعہ ملا ہے۔ ان کے چہرے آنکھوں کے سامنے پھرتے ہیں ان کی محبت اور اخلاص ان کی قربانیاں یاد آتی ہیں۔ پس یہ سوچتا ہوں کہ وہ کہتے ہوں گے کہ ہمیں کس حالت میں چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ نہیں کہتے تو مجھے پتہ ہے۔ مگر یہ خیال ضرور آ جاتا ہے اور اس خیال سے تکلیف بھی بہت ہوتی ہے۔ اس لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جو بھی فضل اور خیر کی تقدیر ظاہر فرمانا چاہتا ہے اب جلد ہی ظاہر فرما دے دن بہت لمبے ہو گئے ہیں۔ آئیے اب دعا کر لیں۔

ولادت

مورخہ ۱۵ مئی کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو دوسری بیٹی عطا کی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "عامرہ حیدر" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم نیفو احمد صاحب شحنہ مرحوم یادگیر بن حضرت عبدالکریم صاحبؓ حیدرآبادی (نشان سگ دیوانہ حضرت مسیح موعودؑ) کی پوتی اور مکرم فضل محمد صاحب مرحوم یادگیری کی نواسی ہے۔

احباب جماعت سے عزیزہ کے نیک صالحہ خادم دین بننے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کیلئے نیز بچی کی صحت و سلامتی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہے۔

خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

خریدارانِ بیرون سے گزارش

ہفت روزہ "بدر" چونکہ "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کی ملکیت ہے اس لئے غیر ملکی زر مبادلہ سے متعلق نئے بینک قواعد کی روشنی میں بیرون ملک سے موصول ہونے والے چندہ و اعانت اخبار کی رقوم پر مشتمل تمام چیک، انٹرنیشنل منی آرڈرز، بینک ڈرافٹ اور پوسٹل آرڈرز اصولی طور پر صرف "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے نام سے ہی جاری ہونے چاہئیں۔ اُمید ہے کہ غیر ملکی خریداران و معاونین بدر آئندہ اس نوع کی رقوم ارسال کرتے وقت اس امر کا بطور خاص خیال رکھیں گے۔ شکریہ۔

مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان

مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:-

"میرا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ اس زمانہ میں خصوصاً اور ویسے عموماً مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے اس لئے قرآن مجید نے اپنی ابتداء میں ہی جو صفت متقیوں کی بیان فرمائی ہے اُس میں اُن کی ذمہ داریوں کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ یعنی متقی تو وہ ہیں جو ایک طرف، تو خدا کی محبت میں اس کی عبادت بجالاتے ہیں۔ اور دوسری طرف اپنے خدا داد رزق سے دین کی خدمت میں خرچ کرتے ہیں۔

اس اہم آیت میں گویا دینی فرائض کا پچاس فی صدی حصہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں جہاں جہاں اعمال صالحہ کی تلقین فرمائی ہے وہاں ہر مقام پر لازماً صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو خاص طور پر نمایاں کرکے بیان کیا گیا ہے۔"

اگرچہ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی اس تحریر میں ایک متقی کی صفات کی وضاحت میں صلوٰۃ کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنے کا ذکر ہے مگر اس سے مراد زکوٰۃ کے علاوہ وہ تمام چندہ جات بھی ہیں۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کرام نے ہر احمدی پر ادا کرنا لازمی قرار دیئے ہیں۔ مثلاً حصہ آمد، چندہ عام۔ چندہ جلسہ سالانہ اور دیگر طوعی نوعیت کے چندہ جات۔ مثلاً تحریک جدید، وقف جدید وغیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ بعض وقتی نوعیت کی تحریکات بھی ہوتی ہیں۔ جن میں مالی لحاظ سے حصہ لینا ضروری ہوتا ہے۔

پس مبارک ہیں ہمارے وہ احمدی بھائی، بہنیں اور اطفال و ناصرات جن کو خدمتِ دین کے لئے کسی نہ کسی رنگ میں مالی قربانی کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے نفوس اور رزق و اموال میں خیر و برکت عطا کرے۔ اور اپنے بے شمار فضلوں و انعامات سے نوازے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

بقیہ صفحہ ۱۴

کے عنوان پر تقاریر کیں اسی دوران مکرم شیخ چاند صاحب، مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب نے نظمیں پڑھیں ہر دو تقاریر کے بعد خاکسار نے دونوں کے اطلاعات کے مکرم محترم صدر صاحب کیرنگ نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ دو روزہ روحانی اجتماع ختم ہوا۔ جلسہ کے دونوں دن مہمانوں کے لئے لنگر خانہ جاری رہا۔ اسی طرح سیکرٹری صاحب تبلیغ کی طرف سے دونوں دن احمدیہ بک اسٹال بھی لگایا گیا۔

دُعا ہے اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نتیجہ میں لوگوں کے دلوں کو کھول دے اور انہیں قبول حق کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

عیدالاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عیدالاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کردیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کردیا جاتا ہے۔

۲- بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقع پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا گیا ہے۔ سو ایسے مخلصین احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے جانور کی اوسط قیمت ۔/۳۸۰ روپے تک ہے۔ بعض احباب کی خواہش ہوتی ہے کہ عید کے موقع پر اچھے جانور کی قربانی کی جائے تو اس امر کا خیال رہے کہ لازماً ایسے جانور کی قیمت بھی زیادہ ہوگی۔

بیرونی ممالک کے احباب اس کے مطابق اپنے ملک کی کرنسی کی شرح سے حساب لگائیں۔

مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کا داخلہ

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تبلیغی، تعلیمی و تربیتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا ہے۔

یہ بابرکت درس گاہ جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر اور غلبہ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کے نئے مبلغین کی ضرورت روز بروز بڑھ رہی ہے جسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمت دین کے جذبہ سے وقف کرکے مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم و تربیت کے حصول کے لئے داخل کروائیں اس میں داخلہ کی شرائط یہ ہیں کہ اُمیدوار

- میٹرک پاس ہو اور خدمت دین کا جذبہ رکھتا ہو۔
- سوائے استثنائی صورت کے عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو۔
- قرآن مجید ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔
- اُردو بخوبی پڑھ سکتا ہو۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں پڑھنے والے طلبا کے لئے کچھ وظائف رکھے گئے ہیں جو اُمیدوار کی تعلیمی، دینی، اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔ اس وقت ماہانہ وظیفہ کی شرح ۔/۱۳۳ روپے ہے۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کی پڑھائی انشاء اللہ تعالےٰ وسط ستمبر ۱۹۸۵ء تک شروع ہو جائے گی۔ اُمیدوار نظارت تعلیم قادیان سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کرلیں۔ اور پھر یہ داخلہ فارم پُر کرکے اپنے امیر یا صدر جماعت کی وساطت سے جولائی ۱۹۸۵ء کے آخر تک نظارت تعلیم قادیان میں بھجوا دیں۔ داخلہ فارم منظوری سے قبل اُمیدواران کو انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا۔ جس کے لئے اُمیدوار کو اپنے خرچ پر آنا ہوگا۔ اس انٹرویو کے بعد منتخب شدہ طلباء کا ہی مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ ہو سکے گا۔

ناظر تعلیم قادیان

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475 }
RESI. 273903 } CALCUTTA-700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA — PHONE:- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

ربط ہے جان محمدؐ سے مری جاں کو مدام ❊ دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

بی ۔ ایم الیکٹرک ورکس کمپنی

خاص طور پر ان اعمال کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-

● الیکٹریکل انجینئرس ● لائسنس کنٹریکٹس ● الیکٹریکل ورکنگ ● موٹر وائنڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAICHURI

C/10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA

FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)

574108 }
629389 } ٹیلیفون BOMBAY-58.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام ۔ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

ہیرالڈ پون ہل

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039.

تار کا پتہ :- "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبرز :- 23-5222 } 23-1652 }

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگولین ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

برائے :- ایمبیسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر

SKF بال اور رولر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کی

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے تشریف لائیں

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD.

C.I.T. COLONY.

MADRAS-600004

PHONE NO. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY-8

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS.

SHED NO. C-16

INDUSTRIAL ESTATE,

MADIKERI-571201

PHONE:- { OFFICE:- 800 / RESI:- 283.

ریگزین، فوم، جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین، بھاری اور پائیدار سوٹ کیس۔

بریف کیس، سکول بیگ، ایئر بیگ، ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔

پاسپورٹ کور۔ اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہُ اللہ تعالیٰ

منجانب :- احمدیہ مُسلم مِشن - ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۱۷ - ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر :- ۴۳۴۷۱۷

یَنصُرُکَ رِجَالٌ نُوحِیٓ اِلَیۡہِمۡ مِنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ :- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈرسنر - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اُڑیسہ)
پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر :- 294

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔"
(کشتی نوح)

پیشکش :- ROYAL AGENCY
C.B. CANNANORE - 670001
H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)
PHONE :- PAYANGADI - 12, CANNANORE :- 4498.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)	**گُلڈ لک الیکٹرانکس** انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - **اُوشا** پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس -

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" - (ملفوظات جلد ششم ص۳۱)
فون نمبر :- 42916 ——— ٹیلیگرام :- "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۴/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

حیدر آباد میں فون نمبر - 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے۔"

(کشتی نوح)

NIR ®
CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دِہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے !